بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 73

شمارہ 41

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

06 ربیع الثانی 1446 ہجری قمری • 10 اخاء 1403 ہجری شمسی • 10 اکتوبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ○

(سورۃ النحل، آیت 13)

ترجمہ: اور اس نے تمہارے لئے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کیا اور ستارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے بہت بڑے نشانات ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 04 اکتوبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے

جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کر دیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے۔ اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے۔ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بد بو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بد بو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں برائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے۔ اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ دعا کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ نماز میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے بھی کم میں ادا ہو جاتی ہیں۔ پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے۔ جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کر دیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے۔ اگر قوی ایمان ہوتا، قوی تو ایک طرف اگر ایمان ہی ہوتا، تو یہ حالت کیوں ہوتی اور یہاں تک نوبت کیوں پہنچتی۔

باوجود اس کے کہ اس قدر ایمانی حالت گر گئی ہے، اس پر بھی اگر کوئی اس کمزوری کو محسوس کرا کے اس کا علاج کرنا چاہے اور وہ راہ بتائے جس پر چل کر انسان خدا سے ایک قوت اور شجاعت پاتا ہے، تو اس کو کافر اور دجال کہا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ایمان کا ایک نتیجہ یقین نہیں کر سکتے تو کم از کم فرض ہی کر لیں۔ فرض پر بھی تو بڑے بڑے نتائج مترتب ہو جاتے ہیں۔ دیکھو! اقلیدس کا سارا مدار فرض ہی پر ہے، اس سے بھی کس قدر فوائد پہنچتے ہیں۔ بڑے بڑے علوم کی بناء اولاً فرض پر ہی ہوتی ہے۔ پس اگر ایمان کو بھی فرض کر کے ہی اختیار کر لیتے تب بھی یقین ہے کہ وہ خالی ہاتھ نہ رہتے مگر یہاں تو اب یہ حال ہو گیا ہے کہ وہ سرے ہی سے اس کو اک بے معنی شے سمجھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 41، ایڈیشن 2018، قادیان)

جب خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں کوئی سلسلہ قائم کیا جاتا ہے تو اُس وقت ایسی ارواح خبیثہ جو شیطان سے تعلق رکھتی ہیں جوش میں آجاتی ہیں اور سارا زور اس بات کے لئے صرف کرتی ہیں کہ کسی طرح سچائی دنیا میں نہ پھیلے مگر اللہ تعالیٰ اپنے نشانات کے ساتھ نبیوں کی تائید کرتا اور شیطان کو اس کے تمام منصوبوں میں ناکام کر دیتا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت 53 اور اس سے آگے کی آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

آج تک کوئی بھی نبی اور رسول ایسا نہیں آیا جس کے ہر مقصد اور ہر مدعا اور ہر خواہش اور ہر تڑپ کے آگے شیطان نے روکیں نہ ڈالی ہوں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر نبی کامیاب ہو گیا تو پھر میرا ٹھکانا کہیں نہیں۔ جس طرح مرتا ہوا آدمی پورا زور لگاتا ہے کہ وہ کسی طرح موت کے پنجے سے نکل جائے اسی طرح شیطان اور اس کی ذریت انبیاء اور اُنکی جماعتوں کے خلاف پورا زور لگاتی ہے۔ جنہوں نے مرنے والوں کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس بے ہوشی میں بھی جس میں دنیا و مافیہا کی اُسے کوئی خبر نہیں ہوتی جبکہ ساری طاقت زائل ہو چکی ہوتی ہے اور تمام قوت خرچ ہو چکی ہوتی ہے مرنے سے چند منٹ پہلے مرنے والا اس طرح زور لگاتا ہے کہ گویا وہ پھر اس دنیا میں واپس آنا چاہتا ہے۔ اس کا سارا جسم ہل جاتا ہے۔ گردن اُٹھ

باقی صفحہ نمبر 06 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہبہ کو خریدنے کی ممانعت

{2623} حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا تو جس کے پاس وہ تھا اس نے اس کو خراب کر دیا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اس سے وہ خرید لوں اور میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو سستا ہی فروخت کرے گا۔ میں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: اسے نہ خریدیں اگر چہ وہ تمہیں ایک درہم پر ہی کیوں نہ دے کیونکہ اپنے صدقہ میں لوٹنے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے۔

شہادت پر فیصلہ

{2624} حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام صہیب کے بیٹوں نے خواب گاہ کے دو کمروں اور ایک کوٹھڑی کا دعویٰ کیا، اس بنا پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ صہیب کو دیئے تھے تو مروان نے کہا: تمہارے لئے اس بات کی کوئی گواہی دے گا؟ انہوں نے کہا: (حضرت عبداللہ) بن عمرؓ۔ مروان نے ان کو بلایا اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صہیب کو یقیناً دو سونے کے کمرے اور ایک کوٹھڑی دی تھی۔ چنانچہ مروان نے حضرت عبداللہؓ کی شہادت کی بناء پر اُن کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

(صحیح البخاری، جلد 4، کتاب الہبہ)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 20 ستمبر 2024 (مکمل متن)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

لجنہ اماء اللہ بھارت کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

نماز جنازہ حاضر و غائب، وصایا، اعلانات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

129 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہو کر اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کریمینل لاء میں لڑکیوں کو نہیں جانا چاہئے، وہاں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں

سول سروس میں جا سکتی ہیں لیکن وہاں اپنے حیادار لباس اور پردے کا خیال رکھنا پڑے گا

یہ نہیں کہ ان علاقوں میں پوسٹنگ ہو جائے جہاں نقاب اور برقع لینا منع ہے، حیادار لباس اور پردے کا خیال رکھتے ہوئے احمدی خواتین جا سکتی ہیں

باقی رہ گئی نیوی اور آرمی تو یہ دونوں شعبے احمدی لڑکیوں کے لیے مناسب نہیں ہیں، آج کل کا ماحول ایسا نہیں ہے کہ اس میں جائیں

اگر تو صرف سر ڈھانکا ہوا ہے اور چہرہ ننگا ہے تو آپ کو انٹرنس ایگزام میں بیٹھنے سے کوئی نہیں روک سکتا

اگر اس پر بھی آپ کو کوئی روکتا ہے تو آپ کو چاہئے کہ اپنے حیا کا اور لباس کا خیال رکھیں، پھر اس کے خلاف legal Fight کریں کہ ہمیں کیوں روکا گیا ہے

اس کے لئے نظارت تعلیم کو چاہئے کہ کوشش کرے، ان لوگوں کو لکھے، administration کو لکھے

پھر جو سٹوڈنٹ ہیں اپنے طور پر خود بھی legal fight کریں

اگر آپ پردے میں ہیں اور چہرہ ڈھکا ہوا ہے اور پورا کوٹ پہنا ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں، اگر ایک گروپ میں آ رہی ہیں اور پردہ کیا ہوا ہے اور سر بھی ڈھانکا ہوا ہے

اور قرآن کریم کا جو پردے کا حکم ہے اس کے مطابق جسم کو بھی پوری طرح ڈھانکا ہوا ہے، چاہے وہ کوٹ سے ڈھانکا ہوا ہے یا چادر سے ڈھانکا ہوا ہے

تو پھر اگر تصویر کھینچ جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر چہرہ بھی ننگا، سر بھی ننگا، لباس بھی حیادار نہیں تو پھر غلط ہے پھر تصویر نہیں کھینچنی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی ایجاد اللہ کے قانون میں مداخلت نہ کرے جائز ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

لیکن قرآن کریم میں مخلوق میں تبدیلی کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسے cloning میں کیا جاتا ہے

پردے کے لیے آپ لوگوں کو فائٹ کرنا چاہئے، مستقل لابنگ کریں، ہر صوبے میں مہم چلائیں، احمدی مہم چلائیں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو ہی آپ کے حق میں

ماحول پیدا ہوگا، آج نہیں تو پانچ دس سال بعد۔ آخر اس قانون کو repeal کرنا پڑے گا، ان کو اسے منسوخ کرنا پڑے گا

اپنے ساتھ ہندو اور سکھ عورتوں کو بھی ملائیں کہ ہمارے حق مارے جا رہے ہیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ لجنہ اماء اللہ بھارت (طالبات) کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ 08 /جنوری 2023ء کو لجنہ اماء اللہ بھارت کی طالبات کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ قادیان دارالامان سے لجنہ اماء اللہ بھارت کی ممبرات نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ اور نظم سے ہوا۔ بعد ازاں سیکرٹری صاحبہ امور طالبات نے بھارت میں تعلیمی میدان میں احمدی خواتین کے حوالے سے اپنی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد ایک پی ایچ ڈی طالبہ نے کڑی پتا کے جلد کے کینسر پر اثرات کے حوالے سے اپنی تحقیق پیش کی جس میں انہوں نے ذکر کیا کہ چوہوں پر تجربات کے ذریعہ مثبت اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے ان سے استفسار فرمایا کہ کیا انسانوں پر اس کا تجربہ شروع کیا ہے جس پر موصوفہ نے نفی میں جواب دیا۔

حضور انور نے موصوفہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف لیبارٹری میں نہ بیٹھی رہیں بلکہ باہر نکل کر survey بھی کرنا چاہیے تا کہ ڈیٹا اکٹھا ہو کہ جن علاقوں میں کڑی پتا استعمال ہوتا ہے وہاں اس سے کیا فائدہ ہو رہا ہے۔

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف امور پر سوالات کرنے کا موقع ملا۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ کیا لڑکیوں کو لاء، سول سروس، نیوی یا آرمی میں جانے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لاء کرنے کی اجازت ہے۔ ہیومن رائٹس کے اوپر کرو تو زیادہ اچھا ہے۔ کریمینل لاء میں لڑکیوں کو نہیں جانا چاہیے۔ وہاں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ سول سروس میں جا سکتی ہیں لیکن وہاں اپنے حیا دار لباس اور پردے کا خیال رکھنا پڑے گا۔ یہ نہیں کہ ان علاقوں میں پوسٹنگ ہو جائے جہاں نقاب اور برقع لینا منع ہے۔ حیا دار لباس اور پردے کا خیال رکھتے ہوئے احمدی خواتین جا سکتی ہیں۔ باقی رہ گئی نیوی اور آرمی تو یہ دونوں شعبے احمدی لڑکیوں کے لیے مناسب نہیں ہیں۔ آج کل کا ماحول ایسا نہیں ہے کہ اس میں جائیں۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ انڈیا میں حجاب کی بہت مخالفت ہے۔ انٹرنس exam کے وقت ہمیں ہمیشہ حجاب اتارنے کا کہا جاتا ہے۔ حال ہی میں میڈیکل کے لیے ایک exam ہوا جس میں ایک بچی کو اس لیے بیٹھنے سے روک دیا گیا کیونکہ اس نے حجاب نہیں اتارا تھا۔ اگر ایک احمدی بچی کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے تو کیا اسے حجاب اتار دینا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حجاب کی کیا تعریف ہے؟ اگر تو صرف سر ڈھانکا ہوا ہے اور چہرہ ننگا ہے تو آپ کو کوئی نہیں روک سکتا۔ سر ڈھانکیں اور یہاں سے یہاں تک [حضور انور نے ہاتھ کے اشارے سے دکھایا کہ ماتھے سے لے کر] ٹھوڑی سے نیچے تک باندھ لیں تو میرا نہیں خیال کہ آپ کو اس میں کوئی روکے گا۔ اگر اس پر بھی آپ کو کوئی روکتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اپنے حیا کا اور لباس کا خیال رکھیں۔ پھر اس کے خلاف legal fight کریں کہ ہمیں کیوں روکا گیا ہے۔ اس کے لیے نظارت تعلیم کو چاہیے کہ کوشش کرے، ان لوگوں کو لکھے، administration کو لکھے۔ پھر جو سٹوڈنٹ ہیں اپنے طور پر خود بھی legal fight کریں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ restrictions کیا ہیں؟ کس حد تک ہیں؟ ایک یہ ہے کہ نقاب سر سے اتار دو، سر ننگا کرو۔ یہ تو کہیں بھی نہیں کہا جاتا۔ انڈیا کا جو معاشرہ ہے اس میں کئی عورتیں ہندو سکھ بعض ایسی ہیں جو سر کو ڈھانک کر رکھتی ہیں۔ کس حد تک روکا جاتا ہے؟ پہلے تو یہ define کریں۔

حضور انور کے استفسار پر ان خاتون نے عرض کی کہ کئی سینٹرز پر اسکارف اتارنے کا کہا گیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر ان کی رپورٹ ہونی چاہیے۔ نیچے کوٹ پہنا ہو۔ ڈھیلا لباس پہنا ہو، حیا دار لباس پہنا ہوا اور سر پہ دوپٹہ ہو۔ اس کے خلاف تو کوئی نہیں بول سکتا۔ وہ تو ہندو سکھ سارے لیتے ہیں۔ وہ دوپٹہ لے کے اپنا ٹیسٹ دے دیں لیکن ساتھ اپنا کیس بھی fight کریں کہ یہ discrimination کیوں ہے؟ جب ہمارا right ہے کہ ہم پہنیں۔ کل سکھوں کو یہ کہہ دیں گے کہ تم پگڑی نہ پہنو۔ یا ان کے بعض اور لباس ہیں۔ یہ تو غلط ہے۔ اس کے خلاف آپ کو آواز اٹھانی چاہیے، سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو بھی لکھنا چاہیے۔ اخباروں میں بھی لکھنا چاہیے کہ یہ کیوں ہوا اور اگر individual case ایسا ہوتا ہے تو اس کے خلاف legal fight کریں۔ اب آپ نے یہ دیکھنا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ پہ عمل کرنا ہے یا دنیا داری کے لیے اپنے آپ کو ننگا کرنا ہے۔ یہ خود ہی سوچ لو۔ بہرحال قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے جہاں تک fight ہو سکتی ہے ہمیں کرنی چاہیے۔ کم از کم دوپٹہ تو اوڑھنا چاہیے۔ اس پہ کوئی نہیں روک سکتا۔ کووڈ کے دنوں میں لوگ ماسک بھی تو پہن کے رکھتے ہیں۔ اُس وقت تو چہرے چھپے ہوتے ہیں۔ تو ان سے پھر کہو کہ اس کی بھی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن دوپٹہ بہرحال ہونا چاہیے اور اگر نہیں ہے تو exam نہ دیں اور legal fight کریں۔

لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ ایک احمدی سٹوڈنٹ یا عورت کے لیے سوشل events پر پردے میں رہتے ہوئے تصویر کھنچوانا کس حد تک جائز ہے؟ کئی موقعوں پر مثلاً interfaith کانفرنس ہو یا کوئی پروفیشنل event ہو، جہاں ہم پردے میں بھی ہوتی ہیں اور منع بھی کر دیتی ہیں، ایسے میں کئی مرتبہ غیر از جماعت خواتین کی طرف سے بہت اصرار کیا جاتا ہے کہ آپ پردے میں ہیں تو پھر تصویر کیوں نہیں کھنچوا سکتی؟ ایسی situation میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
أَبْشِرُوْا يَامَعْشَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَوْنِهٖ۔
اے مومنوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ خوش ہو جاؤ……
مجھے یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا جب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں گا اور اس کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور کسریٰ اور قیصر ضرور ہلاک ہو جائیں گے اور ان کے مال اللہ کے راستے میں خرچ کیے جائیں گے

بعض اوقات ہمارے نوجوان بھی غیروں کی باتیں سن کے سوال کر دیتے ہیں کہ بنوقریظہ پہ اس وقت کیوں یہ ظلم کیا گیا؟
انہوں نے معاہدہ توڑا تھا اس لیے ان کو اس کی سزا دی گئی تھی۔ کوئی ظلم نہیں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان پر ہوا

غزوۂ احزاب کے دوران کھانے میں برکت کے واقعات، خندق کی کھدائی کے دوران منافقوں اور مومنوں کی حالت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کی تیاری، مسلمانوں کی تعداد، مشرکین کے مدینہ پہنچنے اور اس کے بعد کے حالات نیز بنوقریظہ کی غداری کا بیان

آج سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے……ان دنوں میں خدام روحانی اور علمی معیاروں کو بڑھانے کی بھی کوشش کریں۔
جن دعاؤں اور درود کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی اور اس کی تحریک کی تھی، ان دنوں میں اس طرف بھی خاص توجہ رکھیں اور ہمیشہ دہراتے رہیں۔
اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی حملے سے ہر ایک کو بچائے

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب ربوہ، ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب، مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب ربوہ
اور مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب جھنگ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2024ء بمطابق 20 تبوک 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جنگ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔

میں نے گذشتہ خطبہ میں کھانے میں برکت کا معجزہ بیان کیا تھا۔ اسی طرح کا کھجوروں میں برکت کا بھی واقعہ ملتا ہے۔

لکھا ہے کہ تھوڑی سی کھجوریں جو تمام خندق کھودنے والوں نے کھائیں۔ اس کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع کی ایک روایت ہے۔ حضرت بشیر بن سعدؓ کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری ماں عَمْرَہ بنت رَوَاحَہ نے میرے کپڑوں میں تھوڑی سی کھجوریں دے کر کہا کہ بیٹی! یہ اپنے باپ اور ماموں کو دے آؤ اور کہنا یہ تمہارا صبح کا کھانا ہے۔ وہ کہتی ہیں مَیں ان کھجوروں کو لے کر چلی اور اپنے والد اور ماموں کو ڈھونڈتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکی! یہ تیرے پاس کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کھجوریں ہیں۔ میری ماں نے میرے والد بشیر بن سعد اور میرے ماموں عبداللہ بن رواحہ کے لیے بھیجی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لاؤ مجھے دے دو۔ میں نے وہ کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں میں رکھ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں کو ایک کپڑے پر ڈال دیا اور پھر ان کو ایک اور کپڑے سے ڈھانپ دیا اور ایک شخص سے فرمایا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لو۔ چنانچہ تمام خندق کھودنے والے جمع ہو گئے اور ان کھجوروں کو کھانے لگے اور وہ کھجوریں زیادہ ہوتی گئیں یہاں تک کہ جب سب کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کنارے سے نیچے گر رہی تھیں۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 623-624 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کھانے میں برکت کے مزید واقعات بھی ہیں۔ عُبَیداللہ بن ابی بُرْدَہ روایت کرتے ہیں کہ اُمِّ عامر اَشْہَلِیَہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن بھیجا جس میں حَیس تھا۔ حَیس ایسا کھانا ہے جو کھجور، گھی اور پنیر سے بنایا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے اپنی ضرورت کے مطابق اس سے کھایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن کو لے کر باہر تشریف لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے کھانے کے لیے بلایا تو اہل خندق نے اس کو کھایا یہاں تک کہ اس سے سیر ہو گئے اور وہ کھانا پہلے کی طرح تھا جیسے کچھ بھی نہ کم ہوا ہو۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 370 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 542)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سالک کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے کہ جہاں وہ خدا کا اس قدر قرب حاصل کر لیتا ہے کہ جیسے آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے ایسے چھپا لیتی ہے کہ ظاہر نظر میں بجز آگ کے کچھ نظر نہیں آتا اور جس کو لقا کا مرتبہ کہا جاتا ہے، اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ سالک کی اور جن کو لقا ملتا ہے ان کی تعریف بیان کرتے ہیں پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا……اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب“ یعنی کڑوا نمکین پانی کے ”کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر“ یعنی زخمیوں پر ”اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کیے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔“ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 65-66)

خندق کی کھدائی کے دوران منافقوں اور مومنوں کی حالت کا بیان بھی ہوا ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ کئی منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے کام میں شرکت سے سستی کی اور وہ تھوڑا سا کام کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے بغیر اور اجازت لیے بغیر گھر کھسک جاتے اور مسلمانوں میں سے کسی کو جب کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے اور جانے کی اجازت طلب کرتے۔ یہ مومنوں کی حالت تھی۔ منافقین بغیر پوچھے چلے جاتے تھے۔ مومن پوچھ کے جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کو اجازت دیتے تھے۔ اور وہ جیسے ہی حاجت پوری کر لیتے تو واپس آ جاتے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 370 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کی تیاری کی مزید تفصیل بھی بیان ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ روایات کے مطابق ابوسفیان کے لشکر کی آمد سے تین دن قبل خندق تیار ہو چکی تھی۔ اب منصوبے کے مطابق خندق میں کام کرنے والے بچوں اور نوجوانوں کو بھی ان قلعوں کی طرف بھیج دیا گیا جہاں عورتوں کو حفاظت کی غرض سے منتقل کیا گیا تھا۔ البتہ جن کی عمر پندرہ سال تھی ان کو اجازت دی گئی کہ چاہیں تو یہاں رہیں چاہیں تو واپس قلعوں میں چلے جائیں۔ ایسے جن نوجوانوں کو جنگ میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ان میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوسعید خُدریؓ اور حضرت بَراء بن عازِبؓ شامل تھے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 371 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (غزوہ احزاب از باشمیل صفحہ 175 نفیس اکیڈیمی کراچی) (ویکیپیڈیا، غزوہ خندق)

ابن ہشام کے قول کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پر اپنا نائب ابنِ اُمِّ مَکْتُوم ؓ کو بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سَلْع پہاڑ کے سامنے پڑاؤ ڈالا۔ سلع مدینہ کے شمالی جانب ایک پہاڑ ہے جو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آجکل مسجد نبوی سے تقریباً پانچ سو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس پہاڑ کو اپنے پیچھے رکھا اور خندق کو سامنے رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر بھی وہاں تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمڑے کا خیمہ لگایا گیا۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن حارثہؓ کو اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کو دیا گیا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 371 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (ویکیپیڈیا، سلع پہاڑ)

مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں مؤرخین کافی مختلف روایات بیان کرتے ہیں۔ کسی کے نزدیک یہ تعداد نو سو سے زائد نہیں تھی اور کسی کے نزدیک سات سو تھی۔ کسی کے نزدیک دو ہزار اور کسی کے نزدیک تین ہزار تھی۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 371 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (غزوہ احزاب از باشمیل صفحہ 178 نفیس اکیڈیمی کراچی) (الصحیح من سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاعظم، صفحہ 297، جلد 10) (سیرت انسائیکلو پیڈیا صفحہ 300 مطبوعہ دار السلام)

مختلف جگہ مسلمانوں کی مختلف تعداد بیان ہوئی ہے۔ مؤرخین کو اس تعداد کے بیان میں کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہ جب اس تعداد کا ذکر کرتے ہیں تو ایک روایت کو ترجیح دیتے ہوئے باقی روایات کو غلط قرار دیتے ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال فراست سے کسی کو بھی غلط کہنے کی بجائے ان تمام روایات کی جو آپس میں ایک دوسرے سے مطابقت رکھتی ہیں تطبیق کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ”اِس موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کے بارہ میں مؤرخین میں سخت اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اس لشکر کی تعداد تین ہزار لکھی ہے بعض نے بارہ سو اور بعض نے سات سو۔ یہ اتنا بڑا اختلاف ہے کہ اس کی تاویل بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے اور مؤرخین اسے حل نہیں کر سکے۔ لیکن مَیں نے اس کی حقیقت کو پا لیا ہے اور وہ یہ کہ تینوں قسم کی روایتیں درست ہیں۔

یہ بتایا جا چکا ہے کہ جنگ اُحد میں منافقین کے واپس آ جانے کے بعد مسلمانوں کا لشکر صرف سات سو افراد پر مشتمل تھا۔ جنگ احزاب اس کے صرف دو سال کے بعد ہوئی ہے اور اس عرصہ میں کوئی بڑا قبیلہ اسلام لا کر مدینہ میں آ کر نہیں بسا۔ پس سات سو آدمیوں کا یکدم تین ہزار ہو جانا قرین قیاس نہیں۔“ یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ سات سو آدمی جو تھے وہ ایک دم تین ہزار ہو گئے جبکہ باہر سے بھی کوئی نہیں آیا۔ ”دوسری طرف یہ امر بھی قرین قیاس نہیں کہ اُحد کے دو سال بعد تک باوجود اسلام کی ترقی کے قابلِ جنگ مسلمان اتنے ہی رہے جتنے احد کے وقت تھے۔“ کچھ نہ کچھ تعداد بڑھی ہو گی۔ ”پس اِن دونوں تنقیدوں کے بعد وہ روایت ہی درست معلوم ہوتی ہے کہ لڑنے کے قابل مسلمان جنگ احزاب کے وقت کوئی بارہ سو تھے۔

اب رہا یہ سوال کہ پھر کسی نے تین ہزار اور کسی نے سات سو کیوں لکھا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دو روایتیں الگ الگ حالتوں اور نظریوں کے ماتحت بیان کی گئی ہیں۔ جنگ احزاب کے تین حصے تھے۔ ایک حصہ اس کا وہ تھا جب ابھی دشمن مدینہ کے سامنے نہ آیا تھا اور خندق کھودی جا رہی تھی۔ اس کام میں کم سے کم مٹی ڈھونے کی خدمت بچے بھی کر سکتے تھے اور بعض عورتیں بھی اس کام میں مدد دے سکتی تھیں۔ پس جب تک خندق کھودنے کا کام رہا مسلمان لشکر کی تعداد تین ہزار تھی مگر اِس میں بچے بھی شامل تھے اور صحابیہ عورتوں کے جوش کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس تعداد میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں گی جو خندق کھودنے کا کام تو نہیں کرتی ہوں گی مگر اوپر کے کاموں میں حصہ لیتی ہوں گی۔ یہ میرا خیال ہی نہیں ہے۔“ آپؓ فرماتے ہیں یہ میرا خیال نہیں ہے بلکہ ”تاریخ سے بھی میرے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب خندق کھودنے کا وقت آیا سب لڑکے بھی جمع کر لیے گئے اور تمام مرد خواہ بڑے تھے خواہ بچے خندق کھودنے یا اس میں مدد دینے کا کام کرتے تھے۔ پھر جب دشمن آ گیا اور لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام لڑکوں کو جو پندرہ سال سے چھوٹی عمر کے تھے چلے جانے کا حکم دیا اور جو پندرہ سال کے ہو چکے تھے، انہیں اجازت دی کہ خواہ ٹھہریں خواہ چلے جائیں۔

اِس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق کھودنے کے وقت مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی اور جنگ کے وقت کم ہو گئی کیونکہ نابالغوں کو واپس چلے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ پس جن روایتوں میں تین ہزار کا ذکر آیا ہے وہ خندق کھودنے کے وقت کی تعداد بتاتی ہیں جس میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے اور جیسا کہ میں نے دوسری جنگوں پر قیاس کر کے نتیجہ نکالا ہے کچھ عورتیں بھی تھیں۔“ کیونکہ باقی جنگوں کی روایات میں ملتا ہے ناں کہ عورتیں شامل ہوتی تھیں ”لیکن بارہ سو کی تعداد اس وقت کی ہے جب جنگ شروع ہو گئی اور صرف بالغ مرد رہ گئے۔

اب رہا یہ سوال کہ تیسری روایت جو سات سو سپاہی بتاتی ہے کیا وہ بھی درست ہے؟“ تین ہزار سے بارہ سو تک تو مان لیا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا سات سو والی روایت بھی درست ہے؟ ”تو اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت ابن اسحٰق مؤرخ نے بیان کی ہے جو بہت معتبر مؤرخ ہے اور ابن حزم جیسے زبردست عالم نے اِس کی بڑے زور سے تصدیق کی ہے۔ پس اس کے بارہ میں بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔“ یہ بھی صحیح ہو گی۔ ”اور اس کی تصدیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ تاریخ کی مزید چھان بین سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جنگ کے دوران میں بنو قُریظہ کفار کے لشکر سے مل گئے اور انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ مدینہ پر اچانک حملہ کر دیں اور ان کی نیتوں کا راز فاش ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی اس جہت کی حفاظت بھی ضروری سمجھی جس سمت بنو قریظہ تھے اور جو سمت پہلے اس خیال سے بے حفاظت چھوڑ دی گئی تھی کہ بنو قریظہ ہمارے اتحادی ہیں یہ دشمن کو اِس طرف سے نہ آنے دیں گے۔ چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بنو قریظہ کے غدر کا حال معلوم ہوا تو۔“ علیحدگی کا حال جب معلوم ہوا، دھوکے کا حال جب معلوم ہوا تو ”چونکہ مستورات بنو قریظہ کے اعتبار پر اس علاقہ میں رکھی گئی تھیں جدھر بنو قریظہ کے قلعے تھے اور وہ بغیر حفاظت تھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اب ان کی حفاظت ضروری سمجھی اور دو لشکر مسلمانوں کے تیار کر کے عورتوں کے ٹھہرنے کے دونوں حصوں پر مقرر فرمائے۔ مَسْلَمَہ ابن اَسْلَمؓ کو دو سو صحابہ دے کر ایک جگہ مقرر کیا اور زید بن حارثہؓ کو تین سو صحابہ دے کر دوسری جگہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہتے رہا کریں تا کہ معلوم ہوتا رہے کہ عورتیں محفوظ ہیں۔ اِس روایت سے ہماری یہ مشکل کہ سات سو سپاہی جنگ خندق میں ابن اسحاق نے کیوں بتائے ہیں حل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بارہ سو سپاہیوں میں سے جب پانچ سو سپاہی عورتوں کی حفاظت کے لیے بھجوا دیئے گئے تو بارہ سو کا لشکر صرف سات سو رہ گیا اور اس طرح جنگ خندق کے سپاہیوں کی تعداد کے متعلق جو شدید اختلاف تاریخوں میں پایا جاتا ہے وہ حل ہو گیا۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 269 تا 271)

مشرکین کے مدینہ پہنچنے اور اس کے بعد کے حالات کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ ابوسفیان کی قیادت میں قریش مکہ اور دیگر قبائل کی فوج مدینہ پہنچ گئی اور مدینہ کے گرداگرد ڈیرے ڈال دیے۔ اس کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح بیان کی ہے کہ ”کم وبیش بیس ایام یا ایک روایت کی رو سے چھ شبانہ روز“ صبح شام کی محنت ”کی مسلسل محنت سے یہ طویل خندق تکمیل کو پہنچی۔ اور اس غیر معمولی محنت و مشقت نے صحابہ کو بالکل نڈھال کر دیا۔ مگر اِدھر یہ کام اختتام کو پہنچا اور اُدھر یہود اور مشرکین عرب کا لاؤ لشکر اپنی تعداد اور طاقت کے نشہ میں مخمور افق مدینہ میں نمودار ہو گیا۔ سب سے پہلے ابوسفیان نے احد کی پہاڑی کی طرف رخ کیا مگر اس جگہ کو ویران و سنسان پا کر وہ مدینہ کی اس سمت کو بڑھا جو شہر پر حملہ کرنے کے لیے موزوں تھی مگر جس کے سامنے اب خندق کھودی گئی تھی۔ جب کفار کا لشکر اس جگہ پہنچا تو خندق کو اپنے رستہ میں حائل پا کر سب لوگ حیران و پریشان ہو گئے اور اس بات پر مجبور ہوئے کہ خندق کے پار کھلے میدان میں ڈیرے ڈال دیں۔ دوسری طرف لشکر کفار کی آمد آمد کی خبر پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تین ہزار مسلمانوں کو ساتھ لے کر شہر سے نکلے اور خندق کے پاس پہنچ کر شہر اور خندق کے درمیان سلع پہاڑی کو اپنے عقب میں رکھتے ہوئے ڈیرے ڈال دیے۔ اور چونکہ خندق زیادہ فراخ نہیں تھی اور بعض حصے یقیناً ایسے تھے کہ مضبوط اور ہوشیار سوار انہیں پھاند کر شہر کی طرف آ سکتے تھے۔ اور پھر مدینہ کے وہ اطراف جہاں خندق نہیں تھی اور صرف مکانات اور باغات اور بے ترتیب چٹانوں کی روک تھی ان کی حفاظت بھی ضروری تھی تا کہ دشمن اس طرف سے مکانوں کو نقصان پہنچا کر یا کسی اور حکمت سے تھوڑے تھوڑے آدمیوں کی لائنوں میں ہو کر شہر پر حملہ آور نہ ہو جاوے اس لیے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

(سورۃ البقرۃ:44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ

(سورۃ البقرۃ:46)

ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کا مار یڈی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو مختلف دستوں میں منقسم کر کے خندق کے مختلف حصوں پر اور مدینہ کی دوسری اطراف میں مناسب جگہوں پر پہرے کی چوکیاں مقرر فرما دیں اور تاکید فرمائی کہ دن ہو یا رات کسی وقت میں یہ پہرہ سست یا غافل نہ ہونے پائے۔ دوسری طرف جب کفار نے یہ دیکھا کہ بوجہ خندق کی روک کے کھلے میدان کی باقاعدہ لڑائی یا شہر پر عام دھاوے کا حملہ ناممکن ہو گئے ہیں تو انہوں نے بھی محاصرہ کے رنگ میں مدینہ کا گھیرا ڈال لیا اور خندق کے کمزور حصوں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ تلاش کرنے لگ گئے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 583-584)

بہرحال جب دشمن خندق عبور کرنے میں ناکام رہا تو پھر اَور چالیں چلنے لگا۔ اس کی تفصیل تاریخ میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ مشرکین نے مدینہ کے چاروں طرف سے محاصرہ تو کر لیا لیکن باوجود پوری کوشش کے وہ خندق کو کسی بھی جگہ سے نہ عبور کر سکے اور نہ ہی مسلمانوں پر کھل کر حملہ کر سکے۔ اس لاچارگی اور بے بسی کی کیفیت کو دیکھ کر ابوسفیان اور بنونضیر کے سردار حُیَی بن اخطب وغیرہ نے ایک اَور سازش کا منصوبہ بنایا کہ مدینہ کے اندر موجود یہودی قبیلہ بنوقُریظہ کو کسی نہ کسی طرح آمادہ کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کو توڑ دے اور ہمارے ساتھ مل جائے اور وہ اندر سے مدینہ والوں پر حملہ کر دے۔ چنانچہ اس بھیانک سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حُیَی بن اخطب بنوقریظہ کے سردار کعب بن اسد قُرَظی کے پاس آیا۔ جب کعب نے اس کے آنے کی خبر سنی تو قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔ حُیَی نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی تو کعب نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا۔ حُیَی نے آواز دے کر کہا کہ اے کعب! تیرا ناس ہو دروازہ کھول دے۔ کعب نے کہا اے حُیَی! تُو منحوس آدمی ہے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کر چکا ہوں۔ میں اس وعدے کو نہیں توڑوں گا اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سچا اور معاہدوں کی پاسداری کرنے والا پایا ہے۔ ایک طرف تو یہ بیان دیا لیکن آگے جا کر بدل گیا۔ پھر اس نے کہا دروازہ کھول۔ میں نے تجھ سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ کعب نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا۔ لیکن کچھ تکرار کے بعد آخرکار کعب نے دروازہ کھول دیا تو حُیَی نے کہا اے کعب! تیرا ناس ہو۔ میں تیرے پاس زمانے کی عزت اور ٹھاٹھیں مارتا سمندر لایا ہوں۔ میں تیرے پاس قریش کے قائدین اور سرداروں کو لایا ہوں اور اس نے ان تمام قبائل کی تفصیل بتائی جو اپنی فوجوں کو لے کر مدینہ کے چاروں طرف سے مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ ہم نے آپس میں پختہ عہد کیا ہوا ہے کہ اب یہاں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں کا قلع قمع کیے بغیر واپس نہیں جائیں گے اور ہم اس میں کامیاب بھی ہو چکے ہوتے اگر ہمارے راستے میں یہ خندق حائل نہ ہوتی۔ لیکن یہ ساری باتیں سن کر بھی بنوقریظہ کا سردار کعب معاہدہ توڑنے پر آمادہ نہ ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! تُو میرے پاس زمانے کی ذلت اور ایسا بادل لایا ہے جس میں پانی نہیں ہے۔ وہ صرف گرج اور چمک دکھاتا ہے اس میں کوئی چیز نہیں ہے۔

اے حُیَی! تیرا ناس ہو۔ مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو کیونکہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ زبان کا سچا اور وعدہ وفا کرنے والا پایا ہے۔ بار بار یہی کہہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ وہ نہ تو ہم پر کوئی جبر کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارے دین میں کسی قسم کی مداخلت کرتے ہیں۔ وہ ہمارا بہترین ہمسایہ ہے۔ لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا بھی وہی حشر ہو جو ہم سے پہلے تم لوگوں کا ہوا ہے۔

لیکن حُیَی کعب کو بہلاتا رہا اور پھسلاتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے قبیلے اور بنوقینقاع کے دکھوں اور مصیبتوں کا ذکر کیا اور یہ کہ سب تکلیفیں انہی مسلمانوں کی وجہ سے ہمیں مل رہی ہیں۔ یہاں تک کہ آخرکار وہ کعب کے دل کو نرم کرنے میں کامیاب ہونے لگا اور کعب بھی آخرکار اس کی باتوں میں آ گیا۔ اس کی جو فطرت عہد شکنی تھی وہ غالب آنے لگی اور حُیَی سے کہا کہ اچھا اگر میں تمہاری بات مان لوں لیکن اگر قریش اور غطفان واپس چلے گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل نہ کر سکے تو پھر ہمارا کیا بنے گا؟ اس پر حُیَی نے کہا کہ تُو پریشان نہ ہو۔ ایسی صورت میں مَیں تیرے ساتھ تیرے قلعہ میں داخل ہو جاؤں گا اور جو مصیبت تجھ پر آئے گی وہ مجھ پر بھی آئے گی۔

اس ساری گفت وشنید کے بعد آخرکار کعب بن اسد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے ہوئے معاہدے کو توڑ دیا۔ اس موقع پر کعب کے ساتھی عَمْرو بن سُعْدٰی نے ان کو وعظ و نصیحت کی اور ان کے برے فعل سے ان کو ڈرایا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پختہ عہد یاد دلایا اور ان کو کہا کہ اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہیں کرتے تو ان کو اور ان کے دشمنوں کو چھوڑ دو لیکن عہد شکنی کرتے ہوئے مخالف حملہ آوروں کا ساتھ مت دو لیکن اس نے انکار کر دیا۔

اس صورتحال کو دیکھ کر بنوقریظہ میں سے چند افراد جوان یہودیوں میں سے نیک فطرت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور اسلام بھی لے آئے۔

حضرت عمر بن خطابؓ کو بنوقریظہ کے عہد توڑنے کی خبر ملی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ کو بھیجا۔ یہ دونوں اپنی قوم کے سردار تھے اور ان دونوں کے ساتھ عبداللہ بن رَوَاحہؓ اور خَوَّات بن جُبَیرؓ کو بھی بھیجا۔ ایک روایت کے مطابق ساتھ میں اُسَید بن حُضَیرؓ کو بھی بھیجا اور فرمایا کہ تم جاؤ اور جا کر دیکھو کہ اس قوم کے بارے میں جو ہمیں خبر ملی ہے وہ سچی ہے یا نہیں۔ اگر یہ خبر سچی ہو تو سب لوگوں کے سامنے یہ بات نہ بتانا بلکہ اشارے کنائے میں مجھے بتانا مَیں جان لوں کہ یہ خبر سچی ہے۔ اور اگر وہ معاہدے میں قائم ہوں اور یہ خبر جھوٹی ہو تو علی الاعلان یہ بات سب کے سامنے بتا دینا۔ چنانچہ یہ وفد بنوقریظہ کے پاس گیا۔ وہاں جب کعب اور اس کے ساتھیوں سے بات ہوئی تو ان کے تیور ہی بدلے ہوئے تھے۔ جب کعب سے کہا گیا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا ہوا ہے تو اس نے بڑی حقارت سے کہا کہ کون رسول؟ ہمارا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ میں نے اس معاہدے کو ایسے توڑ دیا جیسے جوتے کے تسمے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ روایات کے مطابق اس موقع پر فریقین کی طرف سے سخت کلامی بھی ہوئی۔ بہرحال یہ وفد واپس آیا اور اشارے سے بات کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا تو ایسے اعصاب شکن اور ہوش وحواس کھو دینے والے لمحات کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا۔ آپؐ پہ کوئی اثر نہیں ہوا۔ عام آدمی کے تو اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

أَبْشِرُوْا يَامَعْشَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَوْنِهٖ۔

اے مومنوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔

پھر فرمایا: مجھے یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا جب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں گا اور اس کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور کسریٰ اور قیصر ضرور ہلاک ہو جائیں گے اور ان کے مال اللہ کے راستے میں خرچ کیے جائیں گے۔

(سبل الھدی والرشاد جلد 4 صفحہ 373-374 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بنوقریظہ کی غداری کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ’’ابوسفیان نے یہ چال چلی کہ قبیلہ بنونضیر کے یہودی رئیس حُیَی بن اخطب کو یہ ہدایت دی کہ وہ رات کی تاریکی کے پردے میں بنوقریظہ کے قلعہ کی طرف جاوے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے ساتھ مل کر بنوقریظہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ حُیَی بن اخطب موقعہ لگا کر کعب کے مکان پر پہنچا۔ شروع شروع میں تو کعب نے اس کی بات سننے سے انکار کیا اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ساتھ ہمارے عہد و پیمان ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ہمیشہ اپنے عہد و پیمان کو وفاداری کے ساتھ نبھایا ہے اس لیے میں اس سے غداری نہیں کر سکتا۔ مگر حُیَی نے اسے ایسے سبز باغ دکھائے اور اسلام کی عنقریب تباہی کا ایسا یقین دلایا اور اپنے اس عہد کو کہ جب تک ہم اسلام کو مٹا نہ لیں گے مدینہ سے واپس نہیں جائیں گے اس شدومد سے بیان کیا کہ بالآخر وہ راضی ہو گیا۔ اور اس طرح بنوقریظہ کی طاقت کا وزن بھی اس پلڑے کے وزن میں آ کر شامل ہو گیا جو پہلے سے ہی بہت جھکا ہوا تھا۔‘‘ یعنی ان کافروں کی تعداد تو پہلے ہی بہت زیادہ تھی ان میں ایک اور وزن ان یہودیوں کی عہد شکنی کا پڑ گیا۔ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب بنوقریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ نے پہلے تو دو تین دفعہ خفیہ خفیہ زُبیر بن العَوّامؓ کو دریافت حالات کے لیے بھیجا۔ اور پھر باضابطہ طور پر قبیلہ اوس وخزرج کے رئیس سَعد بن مُعاذؓ اور سَعد بن عُبادہؓ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو ایک وفد کے طور پر بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا اور ان کو یہ تاکید فرمائی کہ اگر کوئی تشویشناک خبر ہو تو واپس آ کر اس کا برملا اظہار نہ کریں بلکہ اشارہ کنایہ سے کام لیں تا کہ لوگوں میں تشویش نہ پیدا ہو۔ جب یہ لوگ بنوقریظہ کے مساکن میں پہنچے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے پاس گئے تو وہ بدبخت ان کو نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور سعدینؓ کی طرف سے معاہدہ کا ذکر ہونے پر وہ اور اس کے قبیلہ کے لوگ بگڑ کر بولے کہ ’’جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔‘‘ یہ الفاظ سن کر صحابہ کا یہ وفد وہاں سے اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مناسب طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حالات سے اطلاع دی۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 584-585)

بعض اوقات ہمارے نوجوان بھی غیروں کی باتیں سن کے سوال کر دیتے ہیں کہ بنوقریظہ پہ اس وقت کیوں یہ ظلم کیا گیا؟ انہوں نے معاہدہ توڑا تھا اس لیے ان کو اس کی سزا دی گئی تھی۔ کوئی ظلم نہیں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان پر ہو۔ بہرحال اس بارے میں مزید تفصیل بھی ہے اور حضرت مصلح موعودؓ نے بھی بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کا بیان انشاء اللہ آئندہ کروں گا۔

آج سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ خدام اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ گو کہ موسم کی پیشگوئی یہی ہے کہ شاید بارشیں ہوتی رہیں لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور آرام سے ان کے پروگرام ہو جائیں۔ ان دنوں میں خدام روحانی اور علمی معیاروں کو بڑھانے کی بھی کوشش کریں۔ جن دعاؤں اور درود کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی اور اس کی تحریک کی تھی۔ ان دنوں میں اس طرف بھی خاص توجہ رکھیں اور ہمیشہ دہراتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی حملے سے ہر ایک کو بچائے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النّبیین قرار پایا ہوں

جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے

یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

کچھ جنازہ غائب بھی آج پڑھاؤں گا۔ ان کا ذکر کر دوں۔ پہلا ذکر ہے مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب ربوہ کا جو گذشتہ دنوں تہتر (73) سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور واقف زندگی تھے۔ ان کے والد کا نام صوفی خدا بخش زیروی تھا۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد صوفی خدا بخش زیروی صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1928ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حبیب الرحمٰن زیروی صاحب نے ابتدائی تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے لائبریری سائنس میں ایم ایس سی کی۔ 1981ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور ان کا وقف منظور ہوا۔ پھر 1981ء میں اسسٹنٹ لائبریرین کے طور پر ان کا تقرر ہوا۔ تین چار سال انچارج خلافت لائبریری کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی ہے۔ پھر ان کا تقرر نظارت اشاعت میں ہوا۔ پھر طاہر فاؤنڈیشن میں ان کا تقرر ہوا اور اس وقت آپ بطور نائب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ خدام الاحمدیہ میں بھی مہتمم کے طور پر مختلف خدمات کا ان کو موقع ملا۔ انصار اللہ میں بھی مرکزی قائد کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے بڑی محنت سے حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ کو مختلف کتابوں سے یکجا کر کے ایک کتاب بھی مرتب کی جو ”تذکار مہدی“ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مسودات پر یہ کام کر رہے تھے جن میں سے کچھ مختلف مراحل میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بیٹے اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ خلافت کے ساتھ ان کا بڑا تعلق تھا۔ بڑے خاموش طبع اور اپنے کام سے کام رکھنے والے تھے۔ ان کے سپرد جو بھی خدمت کی جاتی اسے اچھی طرح نبھاتے۔ ہمیشہ وقف کا حق ادا کیا اور جنون سے کام کیا۔ بڑے ملنسار، خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی نیکیوں پر قائم ہونے کی توفیق دے۔

دوسرا ذکر ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب کا ہے۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بریگیڈیئر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب کے یہ بیٹے تھے۔ انہوں نے زندگی وقف کی اور ڈاکٹر کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ چھوٹی عمر سے ہی یہ جماعت کی خدمت کر رہے تھے۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت تقریباً بیس سال سے زائد عرصہ یوگنڈا، کینیا، گیمبیا اور پاکستان میں بھرپور خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ کینیا میں کئی سالوں کی خدمت کے بعد انہوں نے سپیشلائزیشن اور جنرل سرجن کی ٹریننگ کے لیے اجازت مانگی اور وہاں سے پاکستان چلے گئے اور کئی میڈیکل ڈپلومے اور سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔ انہیں میڈیکل یونیورسٹی میں ڈاکٹروں کو اناٹومی پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ اچھے لائق ڈاکٹر تھے۔ گیمبیا کے مقامی طلبہ کی مالی مدد کرتے۔ ان کی تعلیم کو سپانسر کرتے۔ کام ڈھونڈنے میں ان کی مدد کرتے۔ غرباء اور ضرورتمند احباب کی مالی امداد کے لیے ہر وقت تیار رہتے۔ ان کی بہت بڑی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ بہت دعا گو اور تہجد گزار تھے۔ جوانی سے ہی تہجد کی ان کو عادت تھی۔ آپ کے جاننے والے لکھتے ہیں کہ انتہائی ملنسار، مریضوں سے سچی شفقت اور ہمدردی اور محبت کرنے والے تھے۔ محنتی، پُرجوش، متوکل علی اللہ انسان تھے۔ دعا گو اور شفقت علی الناس کا پیکر تھے۔ آپ کی شخصیت میں کسر نفسی، عاجزی اور خدمت کا بے پناہ جذبہ تھا۔ بہت خوش اخلاق تھے۔ واقف زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

تیسرا ذکر مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب ربوہ کا ہے جن کی گذشتہ دنوں اسّی (80) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ قریشی عبدالغنی صاحب ربوہ کے یہ بیٹے تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت میاں قطب الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات اور نانا حضرت مولوی محمد عثمان صاحب امیر جماعت ڈیرہ غازی خان کے ذریعہ ہوا۔ جلیل صادق صاحب نے پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کیا۔ پھر 1964ء میں تعلیم الاسلام کالج میں استاد مقرر ہوئے۔ پھر 66ء میں انہوں نے ایم اے انگریزی کیا اور پھر ان کا تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ انگریزی میں باقاعدہ تقرر ہو گیا۔ مسلسل انتالیس سال تک باقاعدہ تدریس میں خدمت بجا لاتے رہے۔ مَیں بھی کالج میں ان کا شاگرد رہا ہوں۔ بڑے خاموش طبع اور بڑے پیار سے پڑھانے والے استاد تھے۔ شاگردوں سے بڑا اچھا تعلق رکھنے والے، شاگردوں کی عزت کرنے والے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 2003ء میں انہوں نے زندگی وقف کر دی اور ان کا تقرر صدر، صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ ترتیب و ریکارڈ کے انچارج کے طور پر ہوا جہاں وہ نائب ناظر تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف جگہوں پر بطور مہتمم ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ یہ صدر مجلس صحت پاکستان بھی تھے۔ پھر 1983ء سے یہ مرکزی قضاء میں پاکستان میں قاضی بھی تھے۔ اپنے محلے کی صدارت کی بھی ان کو توفیق ملی۔ دو بیٹیاں اور ایک ان کا بیٹا ہے۔ ان کے بارے میں لکھنے والے کہتے ہیں اور بڑا صحیح کہتے ہیں کہ بڑے نفیس طبع، درویش صفت انسان تھے۔ آپ اکثر خاموش رہنا پسند کرتے لیکن جب بولتے تو ہمیشہ سوچ سمجھ کر اور ناپ تول کر اور جانچ کر بولتے تھے۔ کردار کے صاف ستھرے اور بُردبار۔ کسی کے کام میں بے جا مداخلت نہ کرتے۔ جہاں ضرورت ہوتی اچھا مشورہ ضرور دیتے۔ نیک کاموں کی حوصلہ افزائی کرتے۔ کبھی کسی سے تکلیف پہنچتی تو شکوہ نہ کرتے۔ بڑے صابر، شاکر اور قانع شخصیت کے مالک تھے۔ ضرورتمند احباب کی خاموشی اور پوشیدہ ہاتھ سے مستقل مالی امداد کرتے تھے۔ خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ یہ باقاعدہ خط لکھتے تھے۔ ان کے اپنے گھریلو تعلقات بھی بڑے خوشگوار تھے۔ گھر میں بیوی سے بھی اور والدین کی بھی خدمت کرنے والے، ان کا حق ادا کرنے والے تھے بلکہ ان کے بھائی لکھتے ہیں کہ بھائی بہنوں کا بھی بہت خیال رکھتے اور بڑا فرض سمجھ کر ان کی خدمت کرتے۔

اگلا ذکر مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب جھنگ کا ہے۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں بیاسی (82) سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے والد میاں غلام محمد صاحب نے 1930ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی تھی۔ ماسٹر صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں ان کو چالیس سال خدمت کا موقع ملا۔ قائد ضلع رہے۔ جھنگ کے ناظم ضلع رہے۔ پھر چنیوٹ ضلع بنا تو وہاں کے بھی یہ ناظم رہے۔ بڑے مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے اور نافع الناس وجود تھے۔ بطور پرائمری سکول ٹیچر جھنگ میں ملازمت کی اور ہزاروں شاگرد ان کے ہیں جو ان کی بڑی عزت اور احترام کرتے ہیں۔ لوگوں کے بڑے کام آتے رہتے تھے۔ سرکاری دفتروں میں جانے کے لیے یہ لوگوں کے خاص طور پر احمدیوں کے کام کرتے اور نہ صرف کام میں ان کی معاونت کرتے بلکہ اپنے گھر لا کر ان کی مہمان نوازی بھی کرتے۔ تعلقات عامہ کا دائرہ بہت وسیع تھا اور ان تمام تعلقات کو جماعت اور احباب جماعت کی خدمت کے لیے استعمال کرتے تھے، یہ نہیں کہ ذاتی فائدہ اٹھایا۔ اسیران خواہ وہ جماعتی اسیران ہوں یا غیر جماعتی ان کی بہبود اور خدمت کے لیے کمربستہ رہتے۔ جیل خانوں کے اہلکاروں سے آپ کے ذاتی مراسم تھے جن سے آپ جماعتی اسیران کی بہبود کا کام لیتے۔ جیلوں میں سہولتیں فراہم کرنے کے حوالے سے آپ کے وسیع روابط تھے۔ جب ہم، مَیں اور میرے ساتھی جیل میں تھے تو اس عرصہ میں ہماری بھی بڑی خدمت کی ہے۔ اور جیلر سے ذاتی تعلقات کی وجہ سے بعض بڑی سہولتیں بھی ہمیں مہیا کر دیں جو عام قیدیوں کو مہیا نہیں ہوتیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نہیں ہے کہ انہوں نے کسی خاص آدمی کی خدمت کرنی ہے۔ چاہے وہ غریب احمدی ہے یا امیر ہے ہر ایک کی خدمت کے لیے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اور عمومی طور پر بھی قیدیوں کی بہبود کے لیے کام کیا کرتے تھے۔ قادیان کے ساتھ بھی آپ کو بہت محبت تھی۔ تقریباً ہر سال آپ قادیان جاتے اور وہاں ڈیوٹیوں میں بھی شامل ہوتے۔ مرکزی نمائندگان جب ان کے ضلع میں دورے پر جاتے تو وہاں بھی ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے۔ ان پر پمفلٹ تقسیم کرنے کا ایک مقدمہ بھی 1988ء میں قائم ہوا تھا لیکن بہرحال بعد میں وہ خارج ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱/ اکتوبر ۲۰۲۴ء صفحہ ۲ تا ۶) ☆......☆......☆

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

جاتی ہے اور وہ اپنی طاقت کا آخری ذرّہ تک اس لئے خرچ کر دیتا ہے کہ بچ جاؤ۔ یہ اس انسان کی حالت ہوتی ہے جو بے ہوشی میں ہوتا ہے جس کی طاقت خرچ ہو چکی ہوتی ہے۔ جو سُوکھ کر کانٹا ہوتا ہے پھر اُس کی کیا حالت ہوگی جو بے ہوش نہ ہو اور جس کی طاقت خرچ نہ ہوئی ہو۔ ایک چھوٹے بچے کو ہی کنوئیں میں ڈراوے کے طور پر دھکیل کر دیکھو کس طرح وہ چمٹ جاتا ہے اور عام طاقت سے آٹھ دس گنے زیادہ طاقت اُس میں پیدا ہو جائیگی۔ ایک ایسا آدمی جسے کُشتی میں پہلوان ایک منٹ میں گِرا سکتا ہے اُس کے متعلق پہلوان سے کہو کہ اُسے کنوئیں میں گِرا کر دیکھے تو ایک منٹ چھوڑ ایک گھنٹے میں بھی نہیں گِرا سکے گا۔ اس لئے کہ کشتی میں تو وہ سمجھتا ہے مقابلہ ہے اگر گِر بھی گیا تو کیا ہوا، مگر جب وہ یہ سمجھے کہ موت آنے لگی ہے تو اپنی ساری طاقت خرچ کریگا اور اتنا زور لگائے گا کہ اوّل تو زبردست کے برابر ہو جائے گا ورنہ اُس کے قریب قریب رہیگا۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں کوئی سلسلہ قائم کیا جاتا ہے تو اُس وقت ایسی ارواح خبیثہ جو شیطان سے تعلق رکھتی ہیں یا بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان نے اُن پر تصرف پایا ہوا ہوتا ہے جوش میں آجاتی ہیں اور سارا زور اس بات کے لئے صرف کرتی ہیں کہ کسی طرح سچائی دنیا میں نہ پھیلے۔ یہ لوگ جو الٰہی سلسلوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں کبھی تو ایسے ہوتے ہیں جو اِن سلسلوں میں نام کے لحاظ سے شامل ہوتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اُس کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور کبھی ایسے ہوتے ہیں جو نام کی طرف تو منسوب ہوتے ہیں لیکن نظام کی طرف منسوب نہیں ہوتے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خوارج تھے۔ اور کبھی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نہ نام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور نہ نظام کے لحاظ سے کوئی تعلق رکھتے ہیں جیسے مکّہ کے کفار اور یہود اور نصارٰی۔ یہ سب لوگ مل کر اُن مقاصد میں روک بننا چاہتے ہیں جن کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات اُن کے راستے میں کھڑی کر دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نشانات کے ساتھ نبیوں کی تائید کرتا اور شیطان کو اس کے تمام منصوبوں میں ناکام کر دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح شکاری کُتے کو اگر کسی چور کے کپڑے کی خوشبو سونگھا کر چھوڑ دیا جائے تو وہ دس بیس بلکہ سو میل تک بھی پیچھے جا کر اُسے پکڑ لیتا ہے۔ اسی طرح شیطان کو بھی تقدس کی خوشبو سے دشمنی ہے اور جس میں سے اُسے یہ خوشبو آئے اُس پر وہ دیوانہ وار حملہ کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ جس سے تقدس کی خوشبو آتی ہے اُسے چیر ڈالے۔ جب آدمؑ نے خدا تعالیٰ سے تقدس کی خوشبو پائی تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیچھے دوڑا۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام آئے اور انہوں نے خوشبو پائی تو وہ اُن کے پیچھے دوڑا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے اور ان کے ذریعہ سے یہ خوشبو پھیلی تو وہ اُن کے پیچھے دوڑ پڑا۔ پھر حضرت رام۔ حضرت کرشن۔ حضرت زرتشت۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے تو اُنکے پیچھے دوڑ پڑا۔ اگر ان سب میں ایک ہی قسم کی خوشبو نہ ہوتی تو ان پر شیطان کا حملہ بھی ایک رنگ میں نہ ہوتا۔ چونکہ ان کی خوشبو ایک ہی طرح کی تھی اور وہ توحید کی خوشبو تھی اس لئے شیطان نے اُن کے زمانوں میں حملہ بھی ایک ہی رنگ میں کیا۔ مگر فرماتا ہے فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ۔ اللہ تعالیٰ شیطان کی تمام روکوں کو مٹا دیتا ہے اور اس تعلیم کو قائم کر دیتا ہے جو اُس کی طرف سے آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 71، مطبوعہ قادیان 2010)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رضی اللہ عنہ)

بنوامیہ کی خلافت صحیح اسلامی خلافت نہ تھی

اب رہا ملوک بنوامیہ اور بنوعباس کا سوال ،سوان کا طریق خلافت واقعی اسلامی طریق کے خلاف تھا اور محققین اسلام نے کبھی بھی ان کی امارت کو اسلامی طریق کی امارت نہیں سمجھا اس لئے وہ قابل حجت نہیں ہے۔ تاریخ وحدیث میں صراحت کے ساتھ ذکر آتا ہے کہ جب امیر معاویہ نے بعض غلط مشوروں میں آکر پہلی دفعہ اسلام میں یہ بدعت جاری کرنی چاہی یعنی جمہور سے حق انتخاب عملاً چھین کر اپنے بیٹے یزید کو اپنی زندگی میں ہی اپنا جانشین مقرر کر دینا چاہا تو ان کبار صحابہ میں سے اکثر نے جو اس وقت زندہ تھے ان کی مخالفت کی اور صاف صاف کہہ دیا کہ یہ طریق اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کہ خلیفہ کی زندگی میں ہی اس کے بیٹے کے لئے بیعت کا عہد لیا جا رہا ہے۔ مگر امیر معاویہ نے نہ مانا اور عوام کا سہارا ڈھونڈ کر یزید کو اپنا جانشین مقرر کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب امیر معاویہ فوت ہو گئے تو جو تھوڑے بہت صحابہ اس وقت بقید حیات تھے وہ گو فتنہ کے خیال سے خاموش رہے مگر جیسا کہ تاریخ وحدیث میں اشارے ملتے ہیں انہوں نے دل میں یزید کی امارت کو قبول نہیں کیا بلکہ حضرت امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے تو اس طریق کو اسلامی تعلیم کے اس قدر خلاف سمجھا کہ باوجود نہایت درجہ کمزوری کی حالت میں ہونے کے وہ یزید کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بالآخر اسی جنگ میں امام حسینؓ تو یزید کے زمانہ میں ہی اور عبداللہ بن زبیرؓ کچھ عرصہ بعد شہید ہو گئے۔ مگر انہوں نے اس استبدادی حکومت کے سامنے جسے وہ اسلامی طریق کے خلاف سمجھتے تھے گردن نہیں جھکائی۔ لیکن امیر معاویہ کی یہ غلطی بعد میں آنے والوں کے لئے ایک مثال بن گئی اور اس وقت سے بادشاہی رنگ میں ولی عہدی کا طریق جاری ہو گیا۔

اس بات کا ثبوت کہ امیر معاویہ اور ان کے بعد آنے والے امراء کی امارت صحیح اسلامی خلافت نہیں تھی بلکہ صرف ایک بادشاہت تھی اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد صحیح اسلامی خلافت صرف تیس سال رہے گی اور اس کے بعد بادشاہت کا طریق جاری ہو جائے گا۔ اور اگر حساب کیا جاوے تو حضرت علیؓ یا امام حسنؓ کی خلافت تک یہ تیس سالہ میعاد پوری ہو جاتی ہے اور امیر معاویہ کے زمانہ سے وہ میعاد شروع ہوتی ہے جسے بادشاہت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

جانشین مقرر کرنے کی شرائط

خلاصۂ کلام یہ کہ اصل اسلامی تعلیم اور صحیح اسلامی تعامل یہی ہے کہ خلافت وامارت کا قیام لوگوں کے مشورہ سے ہونا چاہئے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اسلام کے پہلے خلیفہ کے معاملہ میں ہوا۔ لیکن اگر کوئی خلیفہ اپنا جانشین خود مقرر کر جانے کی ضرورت محسوس کرے تو بعض حالات میں اس طریق کے اختیار کرنے کی اجازت تو ہے مگر جیسا کہ اسلامی تعلیم کی روح اور خلفاء اربعہ کی سنت سے ثابت ہوتا ہے اس کے لئے پانچ شرطیں ضروری ہیں اول یہ کہ اس وقت کوئی ایسے خاص حالات موجود ہونے چاہئیں جن کی وجہ سے عام طریق کو چھوڑ کر اس طریق کا اختیار کرنا مناسب ہو۔ دوم یہ کہ جانشین کا تقرر لوگوں کے مشورہ کے ساتھ کیا جاوے۔ سوم یہ کہ یہ تقرر صرف آئندہ خلیفہ یا امیر تک محدود رہے۔ یہ نہیں کہ کوئی خلیفہ یہ حکم دے جاوے کہ میرے بعد فلاں شخص امیر ہو اور اس کے بعد فلاں اور اس کے بعد فلاں۔ کیونکہ یہ طریق آئندہ آنے والی نسلوں سے حق انتخاب چھین لینے کے مترادف ہے۔ چہارم یہ کہ یہ جانشین خلیفۂ وقت کے قریبی رشتہ داروں میں سے نہ ہو۔ پنجم یہ کہ جانشین مقرر کرنے والا خلیفہ خود منتخب شدہ خلیفہ ہونا چاہئے۔ واللہ اعلم

کیا امارت سے دستبرداری کی جاسکتی ہے؟

یہ سوال کہ کوئی خلیفہ یا امیر باقاعدہ طور پر منتخب یا مقرر ہونے کے بعد خود بعد میں کسی مصلحت کی بناء پر خلافت سے دست بردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ ایک ایسا سوال ہے جس کے متعلق اسلامی شریعت میں کوئی نص نہیں پائی جاتی مگر ظاہر ہے کہ اس معاملہ میں دنیوی امراء کے متعلق تو کوئی امر مانع نہیں سمجھا جا سکتا۔ البتہ دینی خلفاء کا سوال قابل غور ہے۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ جب حضرت عثمان خلیفہ ثالث سے ان کے زمانہ کے باغیوں نے یہ درخواست کی کہ آپ خود بخود خلافت سے دست بردار ہو جائیں ورنہ ہم آپ کو جبراً الگ کر دیں گے یا قتل کر دیں گے تو اس پر حضرت عثمانؓ نے یہ جواب دیا کہ جو عزت کی قمیص خدا نے مجھے پہنائی ہے میں اسے خود اپنی مرضی سے کبھی نہیں اتاروں گا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی طرف اشارہ تھا جو آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا تھا کہ خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اتارنا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت امام حسنؓ کا یہ فعل ہے کہ انہوں نے امت محمدیہؐ کے اختلاف کو دیکھتے ہوئے امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبرداری اختیار کر لی۔ اور روایت آتی ہے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ میرے اس نواسے کے ذریعہ خدا دو مسلمان گروہوں میں صلح کروائے گا۔ گویا امام حسنؓ کے اس فعل کو مقام مدح میں سمجھا گیا ہے کہ ان کی اس دست برداری کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے امام حسنؓ کی ایک امتیازی خوبی بیان کی تھی اور امت محمدیہؐ پھر ایک نقطہ پر جمع ہو گئی۔ ان دو مثالوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دست برداری کا سوال حالات پر چھوڑا گیا ہے یعنی یہ کہ اگر خلافت کا استحکام ہو چکا ہو جیسا کہ حضرت عثمانؓ کے معاملہ میں ہو چکا تھا یا یہ کہ اگر دست برداری کے متعلق لوگوں کی طرف سے خواہش یا مطالبہ ہو تو وہ ناپسندیدہ بلکہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر قبل استحکام خلافت جیسا کہ امام حسنؓ کے معاملہ میں پایا جاتا ہے کسی اعلیٰ غرض کے حصول کے لئے خود خلیفہ اپنی خوشی سے اپنی خلافت سے دست بردار ہو جانا مناسب خیال کرے تو اس کے لئے کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اس جگہ یہ ذکر ضروری ہے کہ یہ خیال جو ہم نے یہاں ظاہر کیا ہے یہ اسلام کا کوئی فیصلہ شدہ عقیدہ نہیں ہے بلکہ محض ایک رائے ہے جو واقعات سے نتیجہ نکال کر قائم کی گئی ہے۔ واللہ اعلم

عزل اور میعادی انتخاب کا سوال اور دینی اور دنیوی امراء میں فرق

یہ سوال کہ آیا امیر یا خلیفہ کا انتخاب میعادی بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ آیا کوئی شخص امیر یا خلیفہ منتخب ہونے کے بعد کسی نقص یا کمزوری کی وجہ سے اپنے عہدہ سے معزول بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ ایک نہایت قابل غور سوال ہے۔ اس معاملہ میں اسلام نے دینی اور دنیاوی امراء میں ایک امتیاز رکھا ہے۔ دینی امراء سے مراد وہ امراء ہیں جن کے ہاتھ میں دینی سیاست یا دینی اور دنیوی سیاست مخلوط طور پر ہو اور دنیوی امراء سے وہ امراء مراد ہیں جن کا تعلق محض دنیوی سیاست کے ساتھ ہو۔ اول الذکر امراء کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

یعنی ”اے مومنو! اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے (اعلیٰ) ایمان لائیں اور (اعلیٰ قسم کے) نیک اعمال کریں کہ ضرور انہیں دنیا میں خلیفہ مقرر کرے گا جیسا کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اللہ ان خلفاء کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے ان کے ذریعہ سے طاقت وقوت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا یہ لوگ ہمیشہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کریں گے اور جو لوگ ان خلفاء کی اطاعت سے منحرف ہوں گے وہ بدعہد اور باغی سمجھے جائیں گے۔“ اس آیت کریمہ سے پتہ لگتا ہے کہ دینی خلفاء کی خلافت خدا تعالیٰ کے خاص تصرف اور خاص منشاء کے ماتحت قائم ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت ان کے شامل حال رہتی ہے اور ان کے ذریعہ سے دینی سیاست کی تقویت اور مضبوطی مقصود ہوتی ہے اور اسی لئے ان کی اطاعت سے خارج ہونے والا شخص خدا کی نظر میں فاسق وباغی سمجھا جاتا ہے۔ اس آیت کی عملی تشریح میں ایک حدیث آتی ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ مَرَضِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاَعْهَدَ اَنْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔

یعنی ”حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جس مرض میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اس کے ابتداء میں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تمہارے باپ اور بھائی کو بلا کر ابوبکرؓ کی خلافت کے متعلق وصیت کر جاؤں تا کہ میرے بعد کوئی دوسرا شخص خلافت کی تمنا میں کھڑا نہ ہو جاوے اور یہ دعویٰ نہ کر دے کہ میں ابوبکرؓ کی نسبت خلافت کا زیادہ حق دار ہوں مگر پھر میں نے اس خیال سے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ مومنوں کی جماعت ابوبکرؓ کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر رضامند نہ ہو گی اور نہ ہی خدا کسی اور شخص کی خلافت کو قائم ہونے دے گا۔“ اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ گو دینی خلفاء کا انتخاب بظاہر لوگوں کے مشورہ سے ہوتا ہے مگر درحقیقت ان کے انتخاب میں خدا کا دست غیبی کام کرتا ہے اور یہی اسلامی خلافت کا سچا فلسفہ ہے کہ بظاہر انتخاب مومن کرتے ہیں مگر حقیقۃً تصرف خدا کا ہوتا ہے یعنی ایک مرسل و مامور کی بعثت کے زمانہ کی طرح خدا خود تو سامنے نہیں آتا مگر اس کی مخفی تاریں لوگوں کے قلوب کو کھینچ کھینچ کر خلافت کے اہل شخص کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ اندریں حالات دینی خلفاء کے متعلق خواہ ان کا انتخاب بظاہر مشورہ ہی کے طریق پر ہوتا ہے، میعادی انتخاب کا سوال یا انتخاب کے بعد عزل کا سوال بالکل خارج از بحث ہے اور اسی لئے خدا نے ایسے خلفاء کی اطاعت میں داخل نہ ہونے والوں یا داخل ہو کر اطاعت سے خارج ہونے والوں کو باغی قرار دیا ہے اور عقلاً بھی غور کیا جاوے تو دینی خلفاء کا انتخاب میعادی نہیں ہونا چاہئے اور نہ انتخاب کے بعد ان کے عزل کا سوال اٹھنا چاہئے کیونکہ دینی تعلق کی بنیاد عقیدت اور اخلاص پر ہوتی ہے۔ اور دینی خلیفہ امام کا مرتبہ رکھتا ہے اور گو وہ احکام شریعت کے ماتحت ہوتا ہے اور ان میں کسی قسم کی کمی بیشی کرنے کا حق نہیں رکھتا مگر شریعت کی تشریح اور نفاذ کا کام اسی سے تعلق رکھتا ہے اور دینی سیاست کلیۃً اسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور اعمال میں بھی وہ امت کے لئے گویا ایک نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ پس اس قسم کے روحانی تعلق کو میعادی قرار دینا یا لوگوں کے لئے ایسے تعلق کے قطع کر دینے کو جائز کر دینا مذہب کی روح کے بالکل منافی ہے اور اس کے نتیجہ میں روحانی تعلق اور صلحاء کی بیعت وصحبت کی غرض وغایت بالکل فوت ہو جاتی ہے اور مذہب میں ایک ایسی ناجائز آزادی کا دروازہ کھل جاتا ہے جس کا آخری نتیجہ سوائے لامذہبی اور بے دینی کے اور کچھ نہیں۔

لیکن اس کے مقابلہ میں دنیوی امراء کا معاملہ بالکل جداگانہ ہے۔ ان کے تعلق کی بنیاد عقیدت واخلاص پر نہیں ہوتی بلکہ محض سیاسی مصالح پر ہوتی ہے اور نہ ان کے میعادی انتخاب یا عزل سے کوئی براہ راست دینی فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے محض سیاسی حکام کے متعلق اسلام نے کوئی خاص پابندی عائد نہیں کی یعنی اس معاملہ میں لوگ آزاد رکھے گئے ہیں کہ اگر وہ اپنے حالات کے ماتحت ضروری خیال کریں تو سیاسی حکام کے انتخاب کو میعادی کر دیں یا اگر انتہائی حالات کے پیدا ہو جانے پر ضروری سمجھیں تو مناسب طریق پر ان کے عزل کے لئے ساعی ہوں۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 636 تا 641، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2024ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 25، 26، 27/ اکتوبر 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

واقعۂ افک میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیزگار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانیٔ اسلام کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 / اگست 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: منافقین نے واقعہ افک جیسا ناپاک پراپیگنڈا گھڑ کر کس پر حملہ کرنا چاہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: واقعۂ افک میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیزگار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانیٔ اسلام کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھی۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا کر کن دو شخصوں سے دشمنی نکالی جاسکتی ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ایک ادنیٰ تدبیر سے بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا کر دو شخصوں سے دشمنی نکالی جاسکتی تھی۔ ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اور ایک حضرت ابوبکرؓ سے کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی تھیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعہ افک کے ضمن میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں یہ داخل رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ واستغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (النور: 23) تب حضرت ابوبکر نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔

سوال: منافقین نے واقعہ افک کے گندے اور کمینے پراپیگنڈا سے کس طرح صحابہ کرامؓ الجھ کر ٹھوکر کھا گئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: منافقین نے اس گندے اور کمینے پراپیگنڈا کو اس طرح پر چرچا دیا تھا کہ بعض سادہ لوح مگر سچے مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں الجھ کر ٹھوکر کھا گئے۔ ان لوگوں میں حَسَّان بن ثَابِت شاعر اور حَمۡنَہ بنت جَحۡش ہمشیرہ زینب بنت جحش اور مِسۡطَح بن اُثَاثَہ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کے سبب کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو الزام لگایا گیا تو اس کی اصل غرض کیا تھی؟ اس کا سبب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ان لوگوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی دشمنی تھی۔ ایک گھر میں بیٹھی ہوئی عورت سے جس کا نہ سیاسیات سے کوئی تعلق ہو، نہ قضا سے، نہ عہدوں سے، نہ اموال کی تقسیم سے، نہ لڑائیوں سے، نہ مخالف اقوام پر چڑھائیوں سے، نہ حکومت سے، نہ اقتصادیات سے، اس سے کسی نے کیا بغض رکھنا ہے۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے براہِ راست بغض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اس الزام کے بارہ میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو یہ کہ نعوذ باللہ یہ الزام سچا ہو جس کو کوئی مومن ایک لمحہ کے لیے بھی تسلیم نہیں کرسکتا خصوصاً اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اِس گندے خیال کو رد کیا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام بعض دوسرے وجودوں کو نقصان پہنچانے کے لیے لگایا گیا ہو۔ ایک ادنیٰ تدبیر سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا کر دو شخصوں سے دشمنی نکالی جاسکتی تھی۔ ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اور ایک حضرت ابوبکرؓ سے کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی تھیں۔

سوال: کیا صحابہؓ یقینی طور پر سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ آپؐ کا خلیفہ بننے کے اہل ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حدیثوں میں صریح طور پر ذکر آتا ہے کہ صحابہؓ آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ ابوبکرؓ کا ہی مقام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے کہا: اے عائشہؓ! میں چاہتا تھا کہ ابوبکرؓ کو اپنے بعد نامزد کر دوں مگر میں جانتا ہوں کہ اللہ اور مومن اس کے سِوا اَور کسی پر راضی نہیں ہونگے اس لیے میں کچھ نہیں کہتا۔ غرض صحابہؓ یہ یقینی طور پر سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ان میں اگر کسی کا درجہ ہے تو ابوبکرؓ کا ہے اور وہی آپؐ کا خلیفہ بننے کے اہل ہیں۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ افک کا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے ساتھ تعلق کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ واقعہ افک کا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے ساتھ تعلق بیان کرتے ہیں: سورہ نور کے شروع سے لے کر اس کے آخر تک کس طرح ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ پہلے اس الزام کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا تھا اور چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے کی اصل غرض یہ تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسوا کیا جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان کے جو تعلقات ہیں ان میں بگاڑ پیدا کیا جائے اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی نگاہ میں ان کی عزت کم ہو جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد وہ خلیفہ نہ ہوسکیں کیونکہ عبداللہ بن ابی ابن سلول یہ بھانپ گیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مسلمانوں کی نگاہ اگر کسی پر اٹھتی ہے تو وہ ابوبکرؓ ہی ہے اور اگر ابوبکرؓ کے ذریعہ سے خلافت قائم ہوگئی تو عبداللہ بن ابی ابن سلول کی بادشاہی کے خواب کبھی پورے نہیں ہوں گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس الزام کے معاً بعد خلافت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت بادشاہت نہیں۔ وہ تو نورِ الٰہی کے قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس کا ضائع ہونا نورِ نبوت اور نورِ الوہیت کا ضائع ہونا ہے۔ پس وہ اس نور کو ضرور قائم کرے گا اور جسے چاہے گا خلیفہ بنائے گا بلکہ وہ وعدہ کرتا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک نہیں بلکہ متعدّد لوگوں کو خلافت پر قائم کرکے اس نُور کے زمانہ کو لمبا کر دے گا۔ تم اگر الزام لگانا چاہتے ہو تو بے شک لگاؤ نہ تم خلافت کو مٹا سکتے ہو نہ ابوبکرؓ کو خلافت سے محروم کر سکتے ہو کیونکہ خلافت ایک نور ہے جو نور اللہ کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے اس کو انسان اپنی تدبیروں سے کہاں مٹا سکتا ہے۔

سوال: واقعہ افک میں شامل ہونے والوں کی سزا کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: واقعہ اِفک میں شامل ہونے والوں کی سزا کے بارے میں آتا ہے۔ سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو مردوں اور ایک عورت کے متعلق قذف کی سزا کا حکم دیا جنھوں نے فحشاء کے بارے میں بات کی تھی۔ وہ حضرت حسّان بن ثابت اور مِسۡطَح بن اُثَاثَہ تھے۔ نُفَیلی کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جو ایک عورت ہے وہ عورت حَمۡنَہ بنت جحش تھی۔

❁ ❁ ❁

ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہر وقت اس کے دل میں یہ احساس رہے کہ اب وہ احمدی ہو گیا ہے اور اگر اس میں کوئی پاک تبدیلی نظر نہ آئی تو اس کا احمدی ہونا یا نہ ہونا برابر ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 05 / مئی 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 206 کی تلاوت فرمائی وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیۡفَۃً وَّدُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ۔

سوال: ہر احمدی کے دل میں کیا احساس ہونا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہر وقت اس کے دل میں یہ احساس رہے کہ اب وہ احمدی ہو گیا ہے اور اگر اس میں کوئی پاک تبدیلی نظر نہ آئی تو اس کا احمدی ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔

سوال: قرآن کریم کی آیت وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیۡفَۃً وَّدُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ میں اللہ تعالیٰ نے کس طرف توجہ دلائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ توجہ دلائی ہے کہ عاجزی سے گڑگڑاتے ہوئے اور اللہ کا خوف دل میں قائم رکھتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہو اور صبح شام اس کی پناہ مانگو، اس سے مدد مطلب کرو کہ وہ تمہیں صحیح راستے پر چلائے۔ اگر تم اس طرح نہیں کرو گے تو تم غافلوں میں شمار ہو گے۔ اور جیسا کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ تو اسلام قبول کرنے کے بعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد پھر یہ غفلتیں!! بڑی فکرمندی کی بات ہے۔

سوال: ہمیں اپنی زندگی کس طرح گزارنی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیں صبح و شام اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے دن ڈرتے ڈرتے بسر ہونے چاہئیں یعنی یہ فکر ہو کہ اللہ ہماری کسی زیادتی کی وجہ سے ہم سے ناراض نہ ہو جائے اور جب یہ فکر ہوگی تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دل میں رہے گا اور اس کی یاد بھی دل میں رہے گی۔ اس کا ذکر بھی زبان پر رہے گا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی رہے گی۔ اس کی مخلوق سے اچھے تعلقات رکھنے کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ نظام جماعت سے تعلق بھی رہے گا۔ خلافت سے وفا کا تعلق بھی رہے گا۔ تو یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوں گی۔

سوال: ہر احمدی کے دل کا اطمینان کس سے ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے۔ دنیا میں بہت ساری چیزیں بیچنے والے، مارکیٹ کرنے والے، دنیاوی چیزیں بنانے والے بڑے بڑے اشتہار دیتے ہیں کہ ہماری فلاں چیز خریدو تو 100 فیصدی سکون یا Satisfaction مل جائے گی، تسلی ہوگی، لیکن کبھی ہوتی نہیں۔ جتنا بڑا چاہے کوئی دعویٰ کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا ذکر کرنے والوں کو، حقیقی طور پر میرا ذکر کرنے والوں کو، ان حکموں پر عمل کرنے والوں کو مَیں اطمینان قلب دوں گا۔ دل کو چین اور سکون ملے گا۔ جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد: 29) یعنی سمجھ لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اہمیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کی حقیقت اور فلاسفی کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ: جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپکو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اِس سے اُسکے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اُسکو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔

سوال: حضور انور نے جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ میں کیا چیزیں نوٹ کیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض بنیادی چیزیں ہیں جو مَیں نے نوٹ کی ہیں۔ جماعت کے متعلق، اسلام کے متعلق جن کو بنیادی چیزیں پتہ نہیں ہیں ان کو سیکھنی چاہئیں۔ بعض احمدی ہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیوں احمدی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیا پیشگوئیاں فرمائی تھیں۔ کیا کیا پوری ہوگئیں اور اس طرح کے مختلف سوال ہیں۔ اور جب تک ہمارے سارے طبقے بشمول عورتیں ان کو ساتھ لے کر نہیں چلیں گے تو مکمل کامیابیاں نہیں ہوسکتیں۔ گاؤں کی رہنے والی عورتوں کو عموماً اس بارے میں علم نہیں ہوتا کہ ہم احمدی کیوں ہیں؟ اور اس وجہ سے پھر وہ اپنی اگلی نسلوں کو بھی نہیں سنبھال سکتیں۔ نہ تبلیغ کرسکتی ہیں۔ گاؤں میں رہنے والوں کی مثال تو مَیں نے فجی کی دی ہے یہ میرا وہاں کا جائزہ تھا۔ یہاں نسبتاً پڑھی لکھی عورتیں آئی ہیں لیکن یہاں آ کر حالات بہتر ہونے کی وجہ سے ان عورتوں کی دلچسپیاں نہ بدل جائیں۔ ایمان میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ اور پھر یہ ہے کہ اپنے دینی علم میں اضافہ کرنے کی کوشش ہو۔ پس عورتوں کو بھی دینی علم سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ خاص طور پر ان پڑھ یا کم تعلیم یافتہ طبقے میں دینی علم سکھانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور پھر ایک مہم کی صورت میں ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھا احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش میں لگ جائے اس سے جہاں آپ کی اپنی حالت بہتر ہو گی، اپنی تربیت کی طرف توجہ پیدا ہوگی وہاں تبلیغ کے لئے بھی نئے نئے راستے کھلتے جائیں گے۔ وہاں بعض خاندانوں کے یہ مسائل بھی حل ہوں گے جو احمدی بچوں کے دوسرے مذاہب میں رشتے کی وجہ سے، شادیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ پھر علم ہونے کی وجہ سے اور اس علم کو پھیلانے کی وجہ سے خلاف تعلیم رشتوں کی طرف زیادہ رجحان نہیں رہے گا۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ قربانی کے معیار بھی بڑھ رہے ہوں گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اللہ کا قرب پانے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اس ضمن میں اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے کر چلنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدت رقّت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف: 16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔ اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔

❁❁❁

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دُعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہئے کہ
مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 4)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے
سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مکتوب مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور

شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور فرزند اکبر حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے نام اپنے مکتوب ۴۹-۱۰-۱۴ میں تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدوم ومحترم۔ السلام علیکم۔ گرامی نامہ ملا۔ امور ذیل عرض ہیں۔

(۱) وطن مالوف والد صاحب کا بڈھانہ ضلع مظفر نگر تھا۔ لیکن والد صاحب کی زیادہ سکونت اور تعلیم کا زمانہ قصبہ باغبت ضلع میرٹھ میں گزرا۔ یہ وجہ ہے کہ دونوں جگہ وطن کا ذکر روایات میں ہوا۔ باغپت میں ہمارے بعض بزرگ ملازم تھے۔ اور والد صاحب وہاں رہتے تھے۔ براہین احمدیہ بھی والد صاحب نے باغپت میں پڑھی۔

(۲) روایات مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز اردو میں بعض کتابت کی غلطیاں تھیں۔ رسالہ مذکور اس وقت میرے سامنے نہیں۔ لیکن

(الف) شروع میں جو روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد مرحوم نے عبد الواحد صاحب کو ایک دوا تیار کر کے دی عبد الواحد صاحب ان دنوں بٹالہ میں منصف تھے۔ لیکن کاتب نے پٹیالہ لکھ دیا ہے اور یہ بڑا مغالطہ ہے صحت فرمالی جائے۔

(ب) ایک جگہ آتھم کے مباحثہ کے متعلق روایت میں ہے کہ نبی بخش کی کوٹھی میں ہم ٹھہرے تھے۔ کاتب نے ٹھہرے کی بجائے کھڑے تھے لکھ دیا۔ ایسا ہی بعض اور کتابت کی غلطیاں تھیں۔ جو میں نے نوٹ کی تھیں اگر رسالہ مذکورہ مجھے ملا تو عرض کروں گا۔ اس وقت آپ کے جواب کی تعمیل میں جلدی ہے۔

(۳) رفع اشتباہ کے لئے یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ والد صاحب مرحوم شروع میں اپیل نویس تھے۔ لیکن صورت یہ تھی کہ آپ کی بجائے حکام نے ایک اور شخص کو اپیل نویس عوضی مقرر کیا ہوا تھا۔ والد صاحب اس سے آمدنی لے لیتے تھے اور خود بطور سررشتہ دار عدالت کام کرتے تھے۔ مدتوں یہ عمل رہا تاکہ مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد والد صاحب مستقل سررشتہ دار ہوگئے۔ اور پھر ترقی پا کر ہائی کورٹ کی رجسٹراری سے پنشنریاب ہوئے۔

یہ وضاحت اس لئے ہے کہ اشتباہ ہوتا ہے کہ شروع میں والد صاحب ملازم تھے یا نہیں۔ اور یہ طریق اس لئے والد صاحب نے قائم رکھا تھا کہ ملازمت سے بے نیاز تھے جب چاہتے قادیان چلے جاتے کوئی روک نہ تھی اور یہ وجہ تھی کہ اکثر سفر و حضر میں حضرت کے ساتھ رہتے تھے۔

آپ نے اخبار میں چند سوال شائع فرمائے تھے ان کے تعلق سے عرض ہے کہ:۔

(۴۔ الف) بروایت والد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی احمدی کا جنازہ پڑھایا اور اس کے بعد حضور نے فرمایا! کہ جو مقتدی ہیں ان کا بھی میں نے جنازہ پڑھا دیا ہے۔ والد صاحب فرماتے کہ میرا جنازہ تو حضور خود پڑھا چکے ہیں۔ چنانچہ بوقت جنازہ والد صاحب جو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا۔ میں نے اس امر کا ذکر ان سے کیا تھا۔

(۴۔ ب) ایک مرتبہ والد صاحب کپورتھلہ سے لدھیانہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ماہ رمضان تھا اور والد صاحب روزے سے تھے۔ حضرت صاحب کو جب معلوم ہوا، تو آپ نے روزہ افطار کرا دیا۔ اس وقت سوج غروب ہونے میں آدھ گھنٹہ کے قریب باقی تھا۔ اور فرمایا! کہ سفر میں روزہ جائز نہیں۔

(۵) والد صاحب کی ایک روایت ذیل غیر مطبوعہ ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم جالندھر میں ملازم تھے غالباً افسر مال تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا والد صاحب سے بڑا تعلق تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب موصوف نے والد صاحب سے فرمایا کہ بروز وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام مَیں جالندھر میں گھوڑے پر سوار جا رہا تھا۔ کہ یکدم بڑے زور سے مجھے الہام ہوا ’’ماتم پرسی‘‘ میں اسی وقت گھوڑے سے اُتر آیا اور مجھے بہت غم تھا۔ خیال کیا کہ شاید تائی صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہو۔ پھر خیال کیا کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماتم پرسی تو والد صاحب کے متعلق ہی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ میں ڈپٹی کمشنر کے پاس گیا کہ مجھے رخصت چند دن کی دی جائے۔ غالباً والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا نہ کوئی خبر آئی ہے نہ شائع ہوئی ہے۔ اسی درمیان میں تار آ گیا۔ جس میں والد صاحب کے انتقال کی خبر دی تھی۔ اور ڈپٹی کمشنر کو حیرت ہوئی۔ میں نے قلم برداشتہ یہ چند باتیں عرض کر دی ہیں جو مناسب ہو اختیار فرمائیں۔

والسلام

خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ لائل پور

۱۴-۱۰-۱۹۴۹

ایک امر میں آپ کا مشورہ مجھے مطلوب ہے

میں سالہا سال سے انگریزی فارسی اور اردو الفاظ کے عربی ماخذ تحقیق کرنے میں لگا ہوا ہوں اس میں مجھے حیرت انگیز کامیابی ہوئی ہے۔ نصف سے زیادہ انگریزی لغت کو میں حل کر کے معہ دلائل وجہ تسمیہ وغیرہ عربی میں لوٹا چکا ہوں اور ایسے فارمولے مجھے معلوم ہو چکے ہیں کہ باقی ماندہ لغت کا حل کرنا میرے نزدیک بالکل سہل ہے۔ صرف وقت کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں جامعہ احمدیہ احمد نگر میں میرا ایک حالیہ لیکچر بھی پسند کیا گیا تھا۔

اس طرح اردو۔ پنجابی۔ اور فارسی کے کثیر لغت جو روزمرہ بولے جاتے ہیں اور ٹھیٹھ الفاظ ہیں مَیں حل کر چکا ہوں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا میں اس کام کو جاری رکھوں اور یہ مفید ہوگا۔ میرا ارادہ ساری لغت انگریزی کو حل کر ڈالنے کا ہے۔ انشاء اللہ

اس میں علمائے لغت انگریزی کی فاش اور مُضحک بہت سی غلطیاں دریافت ماخذ کے بارے میں ثابت ہو چکی ہیں اور اس قابل ہیں کہ انہیں شائع کر کے OXFORD تک پہنچایا جائے۔ اس بارے میں آپ کوئی مفید مزید مشورہ بھی عنایت فرمائیں۔ میری تحقیق بعض اصولی فارمولوں کی بنا پر ہے۔ جو کم و بیش سب زبانوں پر یکساں عائد ہوتے ہیں۔ و باللہ التوفیق

خاکسار

محمد احمد مظہر

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

❁❁❁❁

آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرتے چلے جائیں
نمازوں کی پابندی، حتی الوسع تہجد کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہنا آپ کی زندگیوں کا حصہ ہونا چاہئے

دوسری اہم ذمہ داری جو مجلس انصار اللہ کے ہر ممبر پر عائد ہوتی ہے وہ اپنی اولاد کی تربیت ہے
آج کل کے اس دور میں جہاں ہر طرف لا دینیت اور مادیت کا بول بالا ہے اور دنیا دین اور مذہب کو چھوڑ کر عارضی لذتوں کے چنگل میں گرفتار ہوتی جارہی ہے آپ کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ آپ اپنی نسلوں کو دین سے جوڑے رکھیں اور ان کی مذہبی بنیادوں کو پختہ کرتے جائیں

اپنے بچوں کو سب سے پہلے نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں، ان کے ساتھ مل کر قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں انہیں جماعتی پروگراموں میں شرکت کی ترغیب دیں

اپنے ماحول میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں تاکہ آپ کے اعلیٰ اخلاق اور پُر خلوص رویوں کو دیکھ کر لوگوں کے دل نیکی اور سچائی کی طرف راغب ہوں اپنے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کریں اور ہمیشہ اعلائے کلمۃ اللہ کی فکر میں مبتلا رہیں اور اس راہ میں حتی الامکان جو خدمت کرسکیں وہ بجالائیں

جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس انصار اللہ کے 43ویں سالانہ اجتماع منعقدہ 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے مجلس انصار اللہ جرمنی کے سالانہ نیشنل اجتماع کے لئے پیغام کی درخواست کی تھی۔ اس مبارک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کو اپنی کچھ اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کی نعمت سے نوازا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے آپؑ کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر ادا کرنا ہم میں سے ہر ایک پر فرض ہے۔ مجلس انصار اللہ کی تنظیم بھی اسی بنیاد پر قائم کی گئی ہے اور اس کے اراکین کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داریاں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ جماعت کے وہ ستون ہیں جن پر نہ صرف آپ کی اپنی بلکہ آنے والی نسلوں کی تربیت کا بار ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی ''میں نے جن وانس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔'' (الذاریات: 57) یہ آیت ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی حکم کی یاد دلاتی ہے کہ ہماری پیدائش کا اصل مقصد محض اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے عبادت کرنا ہے۔ یہ حکم صرف انصار اللہ سے مختص نہیں بلکہ ہر ایک مسلمان کے لئے عام ہے۔ لیکن آپ عمر کے اس حصہ میں شامل ہیں جہاں انسان کو صحیح اور غلط کا پورا ادراک ہوجاتا ہے اور وہ پختگی اور سنجیدگی کے ساتھ دنیاوی آلائشوں سے الگ ہوکر اخروی زندگی کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ پس آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرتے چلے جائیں۔ نمازوں کی پابندی، حتی الوسع تہجد کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہنا آپ کی زندگیوں کا حصہ ہونا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کرلیا کرو تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔'' پس حقیقی نماز وہ دعا ہے جو بڑے جوش اور درد سے مانگی جاتی ہے اور جس میں خدا تعالیٰ کی تعریف و تقدیس کے ساتھ اس کے حضور میں اپنی حاجتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اس لئے اپنی نمازوں میں اسی جوش و خروش اور درد کو پیدا کریں جس سے آپ کی دعائیں اور عبادتیں قبولیت کا درجہ پائیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ثمراتِ حسنہ ظاہر فرما کر آپ کو اخلاقی اور روحانی بلندیوں کا وارث بنائے۔

دوسری اہم ذمہ داری جو مجلس انصار اللہ کے ہر ممبر پر عائد ہوتی ہے وہ اپنی اولاد کی تربیت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کہ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔'' (التحریم: 7) آج کل کے اس دور میں جہاں ہر طرف لا دینیت اور مادیت کا بول بالا ہے اور دنیا دین اور مذہب کو چھوڑ کر عارضی لذتوں کے چنگل میں گرفتار ہوتی جارہی ہے اور معاشرتی امن و سلامتی کی بیخ کنی کررہی ہے ایسے میں آپ کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ آپ اپنی نسلوں کو دین سے جوڑے رکھیں اور ان کی مذہبی بنیادوں کو پختہ کرتے جائیں۔ اور اس کے لئے اپنے بچوں کو دین کی صحیح تعلیم دینا اور انہیں قرآن کریم کی تعلیمات سے روشناس کرواتے ہوئے ان کی صحیح تربیت کرنا اور ان کے سامنے اعلیٰ نمونے قائم کرنا بہت ضروری امر ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔'' (بخاری) پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو مجلس انصار اللہ پر عائد ہوتی ہے۔ آپ سب اپنے گھروں کے نگران ہیں اور اپنی اولادوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ ان کا خیال رکھنا، ان کی پرورش کرنا اور ان کے اندر نیکیاں پیدا کرنے کے رجحان کو پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا آپ کا اہم فریضہ ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کو سب سے پہلے نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ ان کے ساتھ مل کر قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔ انہیں جماعتی پروگراموں میں شرکت کی ترغیب دیں اور جو پروگرام منعقد ہوں ان میں خود شامل ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں بھی شامل کریں تاکہ ان کے دلوں میں یہ احساس پیدا نہ ہو کہ ہمیں تو حکم دیتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس لئے سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ آپ ان کے سامنے ایسے نمونے قائم کریں جو ان کے لئے مشعل راہ بنیں۔

اگر آپ ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے تو تبھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ ورنہ اگر آپ کے قول اور فعل میں تضاد ہوگا تو لوگ آپ کی باتوں کو سننے کی بجائے انہیں نظر انداز کردیں گے اور اس طرح پھر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کی بجائے آپ کے عملی نمونے اس مقصد کے حصول میں روک بن رہے ہوں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہوچکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔'' پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ آپؑ دنیا میں تقویٰ اور طہارت کی راہ دکھلانے اور ایک روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مددگار بننا چاہتے ہیں اور اپنی نسلوں کی حفاظت چاہتے ہیں اور انہیں دین پر قائم دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر پہلے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرکے اپنے گھروں میں اور حلقہ احباب میں نیک نمونے قائم کریں اور پھر اپنے ماحول میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلائیں تاکہ آپ کے اعلیٰ اخلاق اور پُر خلوص رویوں کو دیکھ کر لوگوں کے دل نیکی اور سچائی کی طرف راغب ہوں۔ اس طرح پھر تبلیغ کی راہیں بھی کھلیں گی اور لوگوں کو احمدیت کی سچائی سے متعارف ہونے کی توفیق بھی ملے گی۔ پس انصار اللہ پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اشاعت اسلام کا فریضہ نبھائیں۔ اپنے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کریں اور ہمیشہ اعلائے کلمۃ اللہ کی فکر میں مبتلا رہیں اور اس راہ میں حتی الامکان جو خدمت کرسکیں وہ بجالائیں۔

یاد رکھیں یہ ذمہ داریاں آسان نہیں ہیں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے آپ کو مسلسل کوشش اور جدوجہد کرنی ہوگی۔ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ اس الٰہی جماعت کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کی مدد فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اور کامل یقین اور توکل کے ساتھ اس سے مدد مانگیں۔ سب مل کر اس اجتماع سے یہ عہد کر کے اٹھیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھائیں گے۔ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کریں گے۔ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں گے اور آخری دم تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے علمی، اخلاقی اور روحانی معیاروں کو بلند تر کرتا چلا جائے اور آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورے اخلاص و وفا کے ساتھ آگے بڑھانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع بھی ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ آمین

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ پردے میں ہیں اور چہرہ ڈھکا ہوا ہے اور پورا کوٹ پہنا ہوا ہے تو کوئی ہرج نہیں۔ اگر ایک گروپ میں آرہی ہیں اور پردہ کیا ہوا ہے اور سر بھی ڈھانکا ہوا ہے اور قرآن کریم کا جو پردے کا حکم ہے اس کے مطابق جسم کو بھی پوری طرح ڈھانکا ہوا ہے۔ چاہے وہ کوٹ سے ڈھانکا ہوا ہے یا چادر سے ڈھانکا ہوا ہے تو پھر اگر تصویر کھنچ جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر چہرہ بھی ننگا، سر بھی ننگا، لباس بھی حیا دار نہیں تو پھر غلط ہے۔ پھر تصویر نہیں کھینچنی۔

انہی خاتون نے حضور انور کی اجازت سے دوسرا سوال ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کیا کہ جیسا کہ آفات آتی ہیں اور جنگیں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوکرین کی جنگ جس میں بہت سے معصوم لوگ مارے گئے تو لوگوں نے یہ کہا کہ اب خدا کہاں ہے؟ اسی طرح ہمارے پروفیشن میں بھی ایسے کیسز ہوتے ہیں جہاں معذور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے میں بھی بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ خدا کہاں ہے؟ ہماری کیا غلطی تھی؟ ایسے میں ہمارا کیا جواب ہونا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون قدرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ تم لوگ میرے قانون قدرت کے خلاف چلو گے تو تب بھی میں تمہیں بچالوں گا۔ جنگیں ہوتی ہیں۔ جنگوں میں بم پڑتے ہیں اس میں معصوم بھی مارے جاتے ہیں، بچے بھی مارے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک انسانی غلطی کی وجہ سے جنگ ہو رہی ہے اس لیے اس میں لوگ بہر حال مرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اسلام کی فتح ہوگی۔ جنگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ تم کافروں کے خلاف جنگ کروگے اور مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ تھا۔ ہم مسلمان یہ مانتے ہیں کہ جنگیں ہوئیں اور مسلمان بھی شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ کوئی شہید نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا جو شہید ہوگا اس کا بڑا اونچا مقام ہوگا لیکن ultimately فتح تمہاری ہوگی اور وہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ کیا اور وہ پورا بھی کر دیا۔

عمومی طور پر دنیا کے قانون میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کے بارے میں کہتا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو اس کا یہ نقصان ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تو پھر انسان کہے کہ مَیں وہ کروں اور پھر نقصان سے بھی بچ جاؤں تو ایسے نہیں ہوسکتا۔

باقی رہ گئی بات کہ بچے معذور پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی ریسرچ کر کے دیکھ لیں تو معلوم ہوگا کہ انسانی کمزوریاں اور غلطیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے بچے معذور پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے اوپر حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے Ten Proofs for the Existence of God یا ''ہستی باری تعالیٰ'' وہ پڑھیں، اس میں آپ کو تفصیلی جواب مل جائے گا۔ دو کتابیں ہیں۔ ایک کتاب ''دس دلائل ہستی باری تعالیٰ'' ہے۔ وہ پچیس چھبیس صفحات کی چھوٹی سی کتاب ہے اور ایک کتاب ''ہستی باری تعالیٰ'' ہے جو سو صفحہ کے قریب کچھ تفصیلی ہے۔ وہ دونوں پڑھیں ان میں جواب بھی مل جاتے ہیں۔ اس میں آپؓ نے یہی بتایا ہوا ہے کہ جو معذور بچے پیدا ہوتے ہیں وہ کیوں ہوتے ہیں۔ آپ کو ان میں تفصیلی جواب مل جائے گا۔

دراصل یہ بھی انسانوں کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ بعض ماں کی کمزوریاں ہوتی ہیں باپ کی کمزوریاں ہوتی ہیں اس کا یہ قدرتی نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر ان کی پیدائشی کمزوریوں کی وجہ سے ان کو کسی بات کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ اس زندگی کے بعد اگلے جہان کی زندگی ہے وہاں ان کے لیے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ صحت دیتا ہے، پورے اعضاء سلامت رکھتا ہے اور پھر وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خرچ نہیں کرتا تو پھر ان سے جو غلطیاں ہوتی ہیں اس کو سزا ملتی ہے۔ لیکن جو لوگ ان چیزوں سے محروم ہیں ان کو سزا بھی نہیں ملتی۔ ان کو اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں reward دے دیتا ہے۔ ہمارا اصل زندگی کا تصور تو اگلے جہان کی زندگی کا ہے۔ یہ وہ تصور ہے۔ بہر حال آپ یہ دونوں کتابیں پڑھ لیں ان میں آپ کو اس کا تفصیلی جواب ملے گا۔

کمپیوٹر سائنس کی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کمپیوٹر سائنس میں نئی ایجادات جیسے artificial intelligence یا data analytics کو قرآن کریم کی تعلیمات سے کس طرح جوڑا جا سکتا ہے اور ان میں کس طرح تطابق پیدا کی جا سکتی ہے؟ نیز یہ جدید علوم اور سائنس حاصل کرنے اور انہیں استعمال کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی ایجاد اللہ کے قانون میں مداخلت نہ کرے جائز ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں مخلوق میں تبدیلی کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسے cloning میں کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو چیز بھی انسانیت کے لیے مفید ہو وہ جائز ہے۔

ایک مومن جب اپنی ریسرچ میں کامیاب ہوتا ہے تو وہ اپنی کامیابی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن ایک دہریہ جو محنت کرے اور وہی کامیابی حاصل کرے وہ اپنی کامیابی کو اپنی عقل اور علم کی طرف منسوب کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ دونوں ایک ہی نتیجہ حاصل کرتے ہیں لیکن ایک مومن جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرتا ہے، اس نے جو حاصل کیا ہوگا وہ اس کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی کا موجب ہوگا کیونکہ وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی کامیابی کو اس کے فضلوں کی طرف منسوب کرتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ اگر ہمیں کبھی ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے کہ ملکی قانون یا اسلامی قانون میں سے کسی ایک کو choose کرنا ہو تو ہمیں کیا choose کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ملکی قانون جو شریعت کے واضح حکموں سے نہیں ٹکراتا وہ تو ہم نے ماننا ہے۔ باقی اگر ملکی قانون ہمیں شریعت کے حکموں پہ عمل کرنے سے روکتا ہے جس طرح پاکستان میں احمدی مسلمان کلمہ نہیں پڑھ سکتے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم ہر دوسرے ملکی قانون پر عمل کریں گے لیکن یہ ہمارا ذاتی فعل ہے، مذہب کا معاملہ ہے، خدا کا معاملہ ہے، اس لیے ہم کلمے کے اوپر یقین رکھتے ہیں، ایمان رکھتے ہیں۔

پاکستان میں قانون کہتا ہے کہ احمدی نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ السلام علیکم نہیں کہہ سکتے۔ کوئی اسلامی شعار کا استعمال نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارا حق ہے ہم کرتے ہیں۔ وہ قانون ہم نہیں مانتے۔ جہاں ملک کے ساتھ وفا کے تعلق کا سوال ہے ہم اس سے وفا کرنے والے ہیں، جہاں ملک میں امن وسلامتی کا تعلق ہے ہم اس کے ساتھ ہر جگہ اس کے لیے قربانی پیش کرنے کے لیے تیار ہیں اور ہر ملک میں ہر احمدی ایسا ہے۔ لیکن اگر ملکی قانون ہمیں شریعت کے واضح احکامات سے ٹکرانے کا کہتا ہے تب ہم نے اس کو نہیں ماننا۔ ہندوستان میں تو کوئی ایسا قانون نہیں ہے۔ پردے کے لیے آپ لوگوں کو فائٹ کرنا چاہیے۔ مستقل لابنگ کریں۔ ہر صوبے میں مہم چلائیں۔ احمدی مہم چلائیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی تو ہی آپ کے حق میں ماحول پیدا ہو جائے گا۔ آج نہیں تو پانچ دس سال بعد۔ آخر اس قانون کو repeal کرنا پڑے گا، ان کو اسے منسوخ کرنا پڑے گا۔ اپنے ساتھ ہندو اور سکھ عورتوں کو بھی ملائیں کہ ہمارے حق مارے جا رہے ہیں۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ آن لائن ٹیچنگ کے دوران جس میں ٹیچر کو سامنے موجود ہو کر پڑھانا پڑتا ہے اس میں کئی بار سٹوڈنٹس screen recording کر کے یوٹیوب پر اپ لوڈ کر دیتے ہیں۔ اس situation میں ایک احمدی لیڈی ٹیچر اپنے پردے کا کس طرح خیال رکھے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ پڑھا رہی ہیں تو اگر آپ نے اپنا سر ڈھانکا ہوا ہے اور ماتھا ڈھانک کر آپ کا چہرہ ننگا ہے اور آپ پڑھا رہی ہیں تو اس طرح کے حجاب میں پڑھانے میں کوئی ہرج نہیں۔

اگر وہ ریکارڈ ہو جاتا ہے تو مجبوری ہے۔ آپ کا پروفیشن ایسا ہے۔ اس میں اگر سٹوڈنٹ نے اپنے یا کسی سٹوڈنٹ کو فائدہ پہنچانے کے لیے ایسا کیا ہے تو کوئی ہرج نہیں۔ لیکن عمومی طور پر اس کا یہ مطلب نہیں کہ کیونکہ وہاں آپ کا چہرہ نظر آ گیا اس لیے آپ پردہ ہی چھوڑ دیں۔ وہ غلط ہے۔ یہ تو ایک مجبوری ہے۔ لیکن اس مجبوری میں بھی جو کم از کم معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بال ڈھانکے ہوں، کندھے ڈھکے ہوں اور ٹھوڑی بھی۔ چہرے کے گرد ایک رِنگ بنا ہو۔ اس میں آپ کے ہونٹ بھی ننگے ہوتے ہیں آنکھیں بھی ننگی ہوتی ہیں آپ آرام سے پڑھا سکتی ہیں۔ یہ مجبوری کے وقت آپ کر سکتی ہیں لیکن اس کی عمومی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ پھر عام طور پر اپنی تصویریں سوشل میڈیا پر ڈالنی شروع کر دیں یہ غلط طریق ہے۔ اس سے اور قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔

یہاں تو آپ کو پتا ہے کہ آپ نے ایک لیکچر دیا، ٹیچنگ کی اور سٹوڈنٹ نے انٹرنیٹ پر ڈالا۔ آپ نے کہاں تک اس کو روکنا ہے، اس کی کیا حدود ہیں اور جس سٹوڈنٹ کو آپ پڑھا رہی ہیں اس کو آپ کنٹرول کر سکتی ہیں۔ لیکن جب عمومی طور پر آپ کر دیں گی تو پھر آپ کا کوئی کنٹرول نہیں رہے گا۔ پردے کا کم از کم معیار میں نے بتا دیا ہے۔ آپ نے اس میں میک اپ کر کے نہیں آنا۔ کم از کم معیار پردے کا ہونا چاہیے کہ چہرہ ننگا بھی ہو تو بال ڈھانکے ہوں اور ٹھوڑی ڈھکی ہو۔ [چہرے کے گرد حضور انور نے اشارہ کر کے دکھایا کہ] یوں ایک رِنگ بنا ہو۔ اس میں آپ پڑھا سکتی ہیں اور اگر وہ انٹرنیٹ پر چلا جاتا ہے تو کوئی ہرج نہیں لیکن اس وجہ سے کہ کیونکہ ایک جگہ آپ کی تصویر چلی گئی ہے اس لیے آپ کو کھل مل گئی، چھٹی مل گئی کہ ہر تصویر آپ ہر سوشل میڈیا پر ڈالنا شروع کر دیں وہ غلط ہے۔

جس چیز کی مجبوری ہے اور اس کا فائدہ ہے۔ آپ پڑھا رہی ہیں۔ ایک تو مجبوری ہے کہ آپ نے پڑھانا ہے۔ دوسرا جو پڑھا رہی ہیں وہاں آپ کوئی گانے تو نہیں سنا رہیں نہ کوئی ناول سنا رہی ہیں۔ آپ تو انہیں مضمون کے متعلق پڑھا رہی ہیں۔ تو اس مضمون کے بارے میں کیا کوئی غلط بات نکالے گا؟ اگر کوئی آپ کی تصویر نکال کے سوشل میڈیا پہ ڈالتا ہے تو اس پہ آپ کیس کر سکتی ہیں کہ کیوں باہر آیا۔ لیکن جس حد تک چھوٹ ہے، نرمی ہے وہاں نرمی کا استعمال ہو جانا چاہیے۔ جو ہماری limitations ہیں ان کو اگر ہم توڑیں گے تو وہاں پھر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے تمام شاملین کو فرمایا کہ چلو پھر السلام علیکم۔ اللہ حافظ۔ آپ کا وقت بھی ختم ہوگیا۔ السلام علیکم

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 20 جنوری 2024)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ رہ جو ذاتِ عزّوجل کو دکھاتی ہے ✿ وہ رہ جو دِل کو پاک و مُطہّر بناتی ہے

وہ رہ جو یارِ گم شُدہ کو کھینچ لاتی ہے ✿ وہ رہ جو جام پاک یقیں کا پلاتی ہے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ رہ جو اس کے ہونے پہ مُحکم دلیل ہے ✿ وہ رہ جو اُسکے پانے کی کامل سبیل ہے

اُس نے ہر ایک کو وہی رستہ دِکھا دیا ✿ جتنے شکوک و شُبہ تھے سب کو مِٹا دیا

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

جتنے شکوک وشُبہ تھے سب کو مِٹا دیا

اعلان برائے اسامی درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان
شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 25 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو۔(2) اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 2+10 45% فیصد نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے۔(3) اُمیدوار اردو/ انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو۔(4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔(5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزءاوّل:: ● قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ ● چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ **(30 نمبرات)**

جزءدوم:: ● کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ● مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
● نظم از درّثمین (شان اسلام) **(20 نمبرات)**

جزءسوم:: ● انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) **(20 نمبرات)**

جزءچہارم:: ● حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری امپرسٹ سے متعلق سوالات)
(20 نمبرات)

جزءپنجم:: ● عام معلومات عامّہ (G.K) **(10 نمبرات)**

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواران کا ہی انٹرویو ہوگا۔(7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ وانٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔(8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ بعد میں رہائش کے تعلق سے موصول ہونے والی درخواست پر کوئی کاروائی نہیں ہوگی۔(9) سفر خرچ قادیان آمدورفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ:- تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516

موبائل: 09682627592, 09888232530 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نظام خلافت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی مبارک پناہ، راہنمائی اور حفاظت کے اندر رہیں۔

(پیغام حضور انور ایدہ اللہ برموقعہ جلسہ سالانہ ایتھنز، یونان 2023)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے
تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔“

(خطبہ جمعہ 13/جنوری 2017)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

اعلان برائے اسامی ڈرائیور صدر انجمن احمدیہ قادیان
شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 18 سال سے زائد اور 40 سال سے کم ہو۔(2) اُمیدوار کم از کم دسویں پاس ہو۔(3) اُمیدوار کے پاس فور وہیلر گاڑی چلانے کا Valid لائسنس ہونا ضروری ہے۔(4) اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ اس کے پاس کسی سرکاری یا نجی ادارہ میں ڈرائیونگ کا کم از کم 2 سال کا تجربہ ہو۔ نیز اپنی درخواست کے ساتھ مذکورہ ادارہ جس میں اُمیدوار نے تجربہ حاصل کیا ہے وہاں کا Experience Certificate پیش کرنا بھی اُمیدوار کے لئے لازمی ہے۔(5) اُمیدوار کے لئے اپنا Birth Certificate جمع کرنا ضروری ہے۔(6) اُمیدوار کے لئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونا ضروری ہوگا۔(7) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے اُمیدواران کا ڈرائیونگ ٹیسٹ بھی لیا جائیگا۔(8) اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہو۔(9) اُمیدوار ڈرائیور کو تقرری کے بعد درجہ دوئم کے برابر الاؤنس اور دیگر سہولیات دی جائے گی۔(10) سلیکشن کی صورت میں اُمیدواران کو قادیان میں ابتدائی پانچ سال تک اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔(11) اُمیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمدورفت اپنے ہوں گے۔

نوٹ:- تحریری امتحان، انٹرویو و ڈرائیونگ ٹیسٹ کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516

موبائل: 09682627592, 09888232530 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

نکاح سے قبل لڑکی کو ایک نظر دیکھنا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2004 میں فرماتے ہیں:

ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح باب فی النظر الی المخطوبة)

اس اجازت کو بھی آجکل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں...... گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آکر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات وعادات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتا لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔ اور اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور الفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہو جاتی ہے یا رشتے کے پیغام کے ساتھ تو ایک تعلق شادی سے پہلے ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں، ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقع نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا اور اسی پر عمل ہونا چاہئے اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔“ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 935-934)

دُعائے مغفرت

مکرم شمیم احمد خان صاحب آف جماعت احمدیہ سندبراری اسلام آباد کشمیر مورخہ 30 ستمبر 2024ء بروز سوموار مکان کی چھت سے گر کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ موصوف سال 2012ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ نہایت ہی مخلص احمدی تھے۔ اپنے علاقہ میں خاص شہرت تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ (راجہ جمیل انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07/جولائی 2024ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم چودھری عبدالرشید صاحب (سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ حال یوکے)

26/جون 2024ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چودھری عبدالعزیز صاحب پٹواری رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت مولا داد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ مرحوم کو 1964ء سے لے کر 1997ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم دانیال تصور صاحب (مربی سلسلہ) وکالت تعمیل و تنفیذ اسلام آباد یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی شریف اللہ صاحب مرحوم (آف سفینہ ٹیکسٹائل فیصل آباد حال یوکے)

یکم جولائی 2024ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک، دیندار، نماز روزہ کی پابند، تہجد گزار، بہت ملنسار، چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس کی خوش دامن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم وسیم احمد صاحب (گھٹیالیاں کلاں۔ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور)

31/مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ایک ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ سب کے ساتھ بہت خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے چندے ہمیشہ وقت پر ادا کرتے تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی باپ کے سائے سے محروم ہو گئے تو بہن بھائیوں میں بڑے ہونے کی وجہ سے بڑی عمدہ رنگ میں ان کی دیکھ بھال کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم منظور احمد طور صاحب ابن مکرم مبارک احمد طور صاحب مرحوم (دیہاتی مبلغ ربوہ)

4/مئی 2024ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم مکرم صلاح الدین طور صاحب مرحوم (سابق ڈرائیور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کے بھتیجے تھے۔ آپ نے سیکرٹری تحریک جدید جماعت منڈی بہاؤ الدین شہر کے علاوہ سیکرٹری وقف جدید ضلع منڈی بہاؤالدین اور مقامی جماعت شاہ تاج شوگر ملز میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ہر وقت خدمت دین کے لیے تیار رہتے اور پورے ضلع کے دورہ جات باقاعدگی سے کرتے۔ ضلعی دوہ جات کے لیے اپنی گاڑی بھی وقف کی ہوئی تھی۔ 2021ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ شفٹ ہوئے اور دارالعلوم غربی حلقہ خلیل میں سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، ملنسار، منکسر المزاج، نرم دل، شفیق اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے سچی وابستگی تھی۔ چندہ جات کی ادائیگی میں با قاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ابن المہدی لئیق صاحب (مربی سلسلہ قادیان) کے سسر تھے۔

(3) مکرم شیخ عبداللطیف صاحب (قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ)

4/جون 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، شفیق، مہربان، صابر و شاکر، متوکل علی اللہ، نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار، شریف النفس اور با اخلاق وجود تھے۔ آپ مکرم نبیل احمد شیخ صاحب (ریجنل مشنری کولڈا۔ سینیگال) کے والد تھے۔

(4) مکرم چودھری اسد محمود گوندل صاحب ابن مکرم شفیع محمد گوندل صاحب (گوجرانوالہ)

10/اپریل 2024ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی سطح پر زعیم انصار اللہ کے طو پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی خدمت اور تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ نے بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ کئی دفعہ گوجرانولہ میں وقف عارضی بھی کرتے رہے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم آغا حبیب اللہ صاحب (یوکے) کی اہلیہ کے ماموں تھے۔

(5) مکرم صفدر علی جاوید صاحب (جماعت مانٹریال۔ کینیڈا)

22/اپریل 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت شاہ محمد صاحب رضی اللہ عنہ (آف سیالکوٹ) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی۔ آپ کے نانا اور نانی بھی صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم کا خلافت سے والہانہ تعلق تھا اور بچوں کو بھی خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کا التزام کرتے۔ حقوق العباد کا بہت خیال رکھتے اور کئی غریب خاندانوں کی خاموشی سے کفالت بھی کرتے رہے۔ 1986ء میں جلسہ سالانہ انگلستان میں شامل ہونے کے لیے آرہے تھے کہ کراچی ایئرپورٹ سے آپ کو آپ کے بعض عزیزوں کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا اور یوں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ دو سال تک مانٹریال جماعت میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم آصف علی پرویز صاحب (یوکے) کے بڑے بھائی تھے۔

(6) مکرم ماسٹر صلاح الدین صاحب (دارالبرکات ربوہ)

3/جون 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم مستری اللہ رکھا صاحب (آف ننگل باغبانہ) کے ذریعہ آئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ آپ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد تعلیم الاسلام پرائمری سکول دار الرحمت وسطی ربوہ (کچا بازار) میں ٹیچنگ کے شعبہ سے منسلک ہو گئے۔ آپ بہت دھیمے مزاج کے مالک تھے۔ آپ کے شاگرد بتاتے ہیں کہ کبھی ان کو غصہ میں نہیں دیکھا اور نہ ہی باقی اساتذہ کی طرح بچوں کو سخت سزائیں دیتے دیکھا ہے۔ شاگردوں کو تھوڑی بہت سرزنش کرتے اور ہمیشہ شفقت اور محبت سے اپنے بچوں کی طرح پڑھاتے تھے۔ آپ نے کبھی سکول ٹائم کے بعد ٹیوشن نہیں پڑھائی۔ ہمیشہ فی سبیل اللہ بچوں کی مدد کرتے۔ آپ نے محلہ دار البرکات ربوہ میں 40 سال بطور سیکرٹری تحریک جدید خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو محلہ دار البرکات کی مسجد کی توسیع میں بھی بہت خدمت کا موقع ملا۔ ہمیشہ مسجد میں با جماعت نماز ادا کرتے اور اول صف میں بیٹھتے۔ جمعہ کی نماز پر بھی وقت سے پہلے جاتے اور نوافل ادا کرتے۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو بھی نماز باجماعت کی تلقین کرتے تھے۔ آپ خاموشی سے غریبوں کی امداد کیا کرتے تھے۔ آپ نے ساری زندگی نہایت ایمانداری، خود داری اور محنت سے اپنا روزگار کمایا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے والد کے ساتھ کوئٹہ جا کر تعمیرات کا کام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)
ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai
چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان — لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ — فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11967: میں محمد فخر الدین انصاری ولد مکرم محمد ذاکر انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 12 دسمبر 2000 پیدائشی احمدی ساکن کوری بہار گوڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر الدین خان — العبد : محمد فخر الدین انصاری — گواہ : فضل الحق منڈل

مسل نمبر 11968: میں محمد ذاکر انصاری ولد مکرم عباس انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1973 تاریخ بیعت 2002 ساکن کوری بہار ضلع گوڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ڈیڑھ گنٹھ زمین بشمول مکان بمقام پیرڈیہہ جمع بندی 28 داغ نمبر 1432 اور اسی طرح ایک گنٹھ زمین بشمول مکان، بڑا دو مرلہ۔ میرا گزارہ آمد از کاشت کاری ماہوار -/6,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل الحق منڈل — العبد : محمد ذاکر انصاری — گواہ : ناصر الدین خان

مسل نمبر 11969: میں عارف حیدر ولد مکرم حیدر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 20 جولائی 1978 تاریخ بیعت 1989 ساکن دیوگھر جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ذاتی دو گنٹھ زمین، آبائی جائیداد: ایک مکان دیوگھر میں ایک مکان مدھوپور میں اور ایک قطعہ زمین دیوگھر میں بمقام کچہری واقع ہے۔ ترکہ تقسیم نہیں ہوا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/28,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر الدین خان — العبد : عارف حیدر — گواہ : شرافت احمد خان

مسل نمبر 11970: میں سیدہ صالحہ بشیر بنت مکرم سید بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 24 مئی 2002 پیدائشی احمدی ساکن سبری انکلیو دوراندا رانچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 15.06 گرام، ٹاپس 4.54 گرام، لاکٹ 4.48 گرام، رنگ 1.1 گرام، رنگ 1 گرام، تین عدد کان کی بالیاں 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: جھمکا 13.4 گرام، بالیاں 6.2 گرام، بالیاں 4.6 گرام، بالیاں 1.0 گرام، بالیاں 3.0 گرام، انگوٹھی 5.0 گرام، انگوٹھی 2.68 گرام، بالیاں 8.42 گرام، پائل 18 گرام، چین 15.50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید بشیر — الامۃ : سیدہ صالحہ بشیر — گواہ : مظفر احمد ناصر

مسل نمبر 11971: میں شمیم احمد خان ولد مکرم احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 25 جنوری 1978 پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ بنی ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مہربان — العبد : شمیم احمد خان — گواہ : مبارک احمد خان

مسل نمبر 11972: میں رحمت النساء زوجہ مکرم وسیم حیدر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ بنی ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور: ایک انگوٹھی، ایک عدد ناک کا پھول میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلمہ بیگم — الامۃ : رحمت النساء — گواہ : شیخ مہربان

مسل نمبر 11973: میں ابرار احمد خان ولد مکرم خوشاب احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ کاروبار عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن: موسیٰ بنی ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مہربان — العبد : ابرار احمد خان — گواہ : پی سکندر پاشا

مسل نمبر 11974: میں امۃ النور بنت مکرم وسیم حیدر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن: موسیٰ بنی ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین، کان کی رنگ ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد۔ زیور نقرئی: ایک عدد انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ عمر محمد — الامۃ : امۃ النور — گواہ : پی سکندر پاشا

مسل نمبر 11975: میں سلمہ خاتون زوجہ مکرم سخاوت خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن: موسیٰ بنی ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک ہار تقریباً ایک تولہ، کان کی رنگ دو جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، ناک کے پھول 3 عدد۔ زیور نقرئی: ہار ایک عدد، پازیب ایک جوڑی، انگوٹھی دو عدد، کان کی رنگ ایک جوڑی، ہاتھ کے بالے چار عدد، بال کے جھومر ایک عدد، پیر کا بچھیا 4 عدد۔ حق مہر -/35,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مہربان — الامۃ : سلمہ خاتون — گواہ : مبارک احمد خان

مسل نمبر 11976: میں آفاق احمد ولد مکرم رزاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ دہاڑی عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن: موسیٰ بنی ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ مہربان — العبد : آفاق احمد — گواہ : پی سکندر پاشا

مسل نمبر 11977: میں تنزیل منصوری ولد مکرم عبد الواحب منصوری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 8 جنوری 1999 پیدائشی احمدی ساکن: رانچی، جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد

از خوردونوش ماہوار -/7,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : احسان　　العبد : تنزیل منصوری　　گواہ : فاروق احمد

مسل نمبر 11978: میں حفرالاسلام ولد مکرم رحیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری تاریخ پیدائش 4 جنوری 1967 پیدائشی احمدی ساکن : سملیہ، رانچی، جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ذاتی مکان 3 ڈسمل پر مشتمل سملیہ میں واقع ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاشت کاری ماہوار -/2,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : احسان احمد خان　　العبد : حفرالاسلام　　گواہ : نظام الدین احمد

مسل نمبر 11979: میں امام الحق ولد مکرم جمال الدین مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 1 جنوری 1978 پیدائشی احمدی ساکن سملیہ رانچی جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان اندازاً 2 ڈسمل پر مشتمل میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : احسان خان　　العبد : امام الحق　　گواہ : نظام الدین احمد

مسل نمبر 11980: میں ابوریحان ولد مکرم عرفان انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 19 اگست 1995 تاریخ بیعت 23 مارچ 2018 ساکن: ہسری، باجپور، رانچی جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : احسان خان　　العبد : ابوریحان　　گواہ : فاروق احمد

مسل نمبر 11981: میں ناصر احمد ولد مکرم آدم انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 8 جنوری 2005 پیدائشی احمدی ساکن: ہسری، باجپور، رانچی جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : احسان خان　　العبد : ناصر احمد　　گواہ : سید شکر اللہ

مسل نمبر 11982: میں قیوم خان انصاری ولد مکرم اظہار الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: شاستری نگر کدمہ ایسٹ سنگھ بھوم مستقل پتہ: جمشید پور ایسٹ سنگھ بھوم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نیک محمد　　العبد : قیوم خان انصاری　　گواہ : سید معین الحق

مسل نمبر 11983: میں ایوب خان ولد مکرم صابر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 4 جولائی 1966 تاریخ بیعت 1990 ساکن: بھولی روڈ کلالی باغان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 13x13 پر مشتمل ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سراج الدولہ احمد خان　　العبد : محمد ایوب خان　　گواہ : شمیم اختر

مسل نمبر 11984: میں شمیم اختر ولد مکرم معین الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 13 مارچ 1965 پیدائشی احمدی ساکن: بھولی روڈ کلائی باغان دھنباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان دھنباد میں تقریباً ایک گنٹھ، ایک قطعہ زمین بلیاپور ضلع دھنباد میں تقریباً 5 گنٹھ، تقریباً ایک گنٹھ زمین آبائی خانپور ملکی میں واقع ہے جو کہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/24,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سراج الدولہ احمد خان　　العبد : شمیم اختر　　گواہ : محمد ایوب خان

مسل نمبر 11985: میں محمد شارق احمد ولد مکرم محمد مطیع الرحمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 18 جنوری 1990 پیدائشی احمدی ساکن رام نگر کالونی چاس بوکارو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 مرلہ زمین کا ایک پلاٹ قادیان ننگل باغبانہ میں خریدا ہے۔ آبائی زمین ڈیڑھ گنٹھ خانپور ملکی میں ہے۔ وارث ہم پانچ بھائی اور والدہ ہیں۔ ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سراج الدولہ احمد خان　　العبد : محمد شارق احمد　　گواہ : شہادت خان

مسل نمبر 11986: میں منزالمیاں ولد مکرم مہید المیاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیوشن عمر 26 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن: نروچپور رائے پور ڈمکل مرشد آباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد : منزالمیاں　　گواہ : رستم احمدی

ولادت

الحمد للہ خاکسار کے بیٹے عزیز عرفان احمد عارف و عزیزہ صوفیہ آفتاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17.07.24 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ارحم احمد عارف تجویز کیا گیا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیز محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم محمود طارق آفتاب صاحب آف ساؤتھ ہمٹن یو.کے کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک، صالح، خادم دین بننے نیز والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

نصیر احمد عارف خادم سلسلہ قادیان

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 10 - October - 2024 Issue. 41

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ احزاب میں ایک دن حملہ اتنا شدید ہوگیا کہ مسلمانوں کی بعض نمازیں وقت پر ادا نہ ہوسکیں
جس کا رسول اللہ ﷺ کو اتنا صدمہ ہوا کہ آپ نے فرمایا خدا کفار کو سزا دے انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں
اس سے محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق پر ایک بڑی روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ترین چیز آپ کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت تھی

جبکہ دشمن چاروں طرف سے مدینہ کو گھیرے ہوئے تھا، جبکہ مدینہ کے مرد تو الگ رہے، عورتوں اور بچوں کی جانیں بھی خطرہ میں تھیں،
جب ہر وقت مدینہ کے لوگوں کا دل دھڑک رہا تھا کہ دشمن کسی طرف سے مدینہ کے اندر داخل نہ ہوجائے
اس وقت بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی خواہش یہی تھی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اپنے وقت پر عمدگی کے ساتھ ادا ہوجائے

دنیا کے حالات کی بہتری کے لئے نیز پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04 اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل جنگ احزاب کا ذکر ہو رہا ہے۔ جنگ احزاب کی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ جب مشرکین کو خندق عبور کرنے کے باوجود کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی اور سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے اتحاد کیا کہ وہ سب مل کر صبح حملہ کریں گے۔ چنانچہ صبح سب نے مل کر خندق کو گھیر لیا، خندق کو بار بار عبور کرنے کے ساتھ سخت تیراندازی کا مقابلہ ہوا۔ کفار مسلمانوں کی طرف سے کسی غفلت کے منتظر تھے، اور یہ حملے اور کوششیں وقفے وقفے سے ہوتی رہیں۔ اسی دوران وحشی بن حرب نے طفیل بن نعمان انصاریؓ کو اپنا چھوٹا نیزہ مار کر شہید کر دیا، حضرت سعد بن معاذؓ کو بھی تیر لگا اور آپؓ بھی زخمی ہو گئے، اور اسی زخم کی وجہ سے کچھ دن بعد اُن کی شہادت ہوگئی۔

یہی وہ دن تھا کہ جس روز مسلمانوں کے لیے شدید مصروفیت، اور حملوں کی وجہ سے نماز بھی اپنے وقت پر پڑھنا مشکل ہوگیا۔ اس دن مسلمان نمازیں تو پڑھتے رہے مگر ایک مسلسل خوف اور پریشانی کے عالم میں نمازیں ادا کی گئیں، عصر کے وقت شدید حملے کی وجہ سے نمازِ عصر تنگ وقت میں پڑھی گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ اس دن مسلمانوں کی ساری نمازیں وقت پر ادا نہیں ہوسکیں۔ اُس وقت تک چونکہ صلوٰۃ خوف مشروع نہیں ہوئی تھی اس لیے بوجہ مسلسل خطرے اور مصروفیت کے صرف ایک نماز یعنی عصر بے وقت ہوگئی تھی جو مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھی گئی، اور بعض روایات کی رُو سے صرف ظہر اور عصر کی نمازیں بے وقت ادا کی گئی تھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ایک دن حملہ اتنا شدید ہوگیا کہ مسلمانوں کی بعض نمازیں وقت پر ادا نہ ہوسکیں جس کا رسول اللہ ﷺ کو اتنا صدمہ ہوا کہ آپ نے فرمایا خدا کفار کو سزا دے انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں۔ اس سے محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق پر ایک بڑی روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ترین چیز آپ کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت تھی۔ جبکہ دشمن چاروں طرف سے مدینہ کو گھیرے ہوئے تھا، جبکہ مدینہ کے مرد تو الگ رہے، عورتوں اور بچوں کی جانیں بھی خطرہ میں تھیں، جب ہر وقت مدینہ کے لوگوں کا دل دھڑک رہا تھا کہ دشمن کسی طرف سے مدینہ کے اندر داخل نہ ہوجائے اس وقت بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی خواہش یہی تھی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اپنے وقت پر عمدگی کے ساتھ ادا ہوجائے

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اُن تمام روایات کو جن میں اُس دن کی سبھی نمازوں کا رات کے وقت ادا ہونے کا ذکر ہے، ضعیف قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ کسی معتبر حدیث میں چار (نمازیں) جمع کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ واقعہ صرف یہ ہوا تھا کہ ایک نماز یعنی صلوٰۃ العصر معمول سے تنگ وقت میں ادا کی گئی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بروز پیر، منگل اور بدھ ظہر و عصر کے درمیان تشریف لائے اور اپنے اوپر کی چادر رکھ دی اور ہاتھ بلند کیے اور احزاب پر بددعا کی۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کے چہرے میں خوشی پہچان لی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم دشمن سے مڈھ بھیڑ کی تمنا نہ کرو اور خدا سے عافیت چاہو لیکن اگر تمہاری دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنّت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! تُو لشکروں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! ان کو شکست دے دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کلیجے منہ کو آ گئے ہیں۔ کیا ہمارے کہنے کے لیے کوئی کلمات ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! یہ دعا کرو: اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہمارے خوف دُور فرما دے۔

جنگ اپنے عروج پر تھی۔ جس طرح مسلمان چاروں طرف سے محصور تھے اور بنوقریظہ جیسے انکے حلیف مدینہ کے اندر موجود تھے یہ تمام عوامل کفار کی امیدوں اور حوصلوں کو بڑھانے کے لئے کافی تھے اور اب وہ یہ چاہتے تھے کہ ہم سب ملکر ایک ہی دفعہ ہلہ بول دیں اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ کفار کے سردار یہ حکمت عملی طے کر رہے تھے لیکن اللہ اپنی حکمت عملی طے کر رہا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک غیبی مدد کا آغاز فرما دیا۔

ایک شخص نُعَیمؔ بِنْ مَسْعُوْدؔ جو غطفان کی شاخ قبیلہ اشجع سے تھا اور دل میں مسلمان تھا اور کفّار کو اس کی خبر نہ تھی اور بنوقریظہ کے رؤساء سے اس کے پرانے تعلقات تھے، اس نے بنوقریظہ کے سرداروں سے کہا کہ میرے خیال میں تم نے یہ اچھا نہیں کیا کہ محمد ﷺ کے ساتھ غداری کر کے غطفان اور قریش کے ساتھ مل گئے، وہ دونوں تو یہاں چند دن کے مہمان ہیں مگر تم لوگوں نے بہرحال یہاں ہی رہنا ہے، یاد رکھو! کہ قریش اور غطفان جاتے ہوئے تمہیں مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ جائیں گے اس لیے کم از کم ایسا کرو کہ قریش اور غطفان سے بطور ضمانت چند آدمی اپنے پاس رکھو تا کہ تمہیں اطمینان رہے کہ تمہارے ساتھ کوئی غداری نہیں ہوگی۔ اس کے بعد نُعَیمؔ بِنْ مَسْعُوْدؔ قریش کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ بنوقریظہ تم سے خائف ہیں اور تم سے تمہارے آدمی بطور یرغمال اپنے پاس رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ اسی طرح اس نے بنوغطفان سے بھی ایسی باتیں کیں۔

پلاننگ کے مطابق بنوقریظہ کو پیغام بھیجا گیا تو انہوں نے جواب بھجوایا کہ کل تو ہمارا سبت کا دن ہے اس لیے ہم معذور ہیں اور ویسے بھی جب تک آپ لوگ اپنے چند آدمی ضمانت کے طور پر ہمارے پاس نہ ٹھہرائیں گے ہم اس حملے میں شامل نہیں ہوں گے۔ کفار کے دل میں چونکہ پہلے سے شبہ پیدا ہو چکا تھا انہوں نے ان کے اِس مطالبہ کو پورا کرنے سے انکار کر دیا۔ اِس واقعہ سے ادھر یہود کے دلوں میں شبہات پیدا ہونے لگے اِدھر کفار کے دلوں میں شبہات پیدا ہونے لگے اور جیسا کہ قاعدہ ہے جب شبہات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں تو بہادری کی روح بھی ختم ہو جاتی ہے۔

شکوک و شبہات کو ساتھ لئے ہوئے کفار کا لشکر رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے خیموں میں گیا تو خدا تعالیٰ نے آسمانی نصرت کا ایک اور راستہ کھول دیا۔ رات کو ایک سخت آندھی چلی جس نے قناتوں کے پردے توڑ دیئے۔ چولھوں پر سے ہنڈیاں گرا دیں اور بعض قبائل کی آگیں بجھ گئیں۔ مشرکینِ عرب میں ایک رواج تھا کہ وہ ساری رات آگ جلائے رکھتے تھے اور اِس کو وہ نیک شگون سمجھتے تھے۔ جس کی آگ بجھ جاتی تھی وہ خیال کرتا تھا کہ آج کا دن میرے لئے منحوس ہے اور وہ اپنے خیمے اٹھا کر لڑائی کے میدان سے پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ جن قبائل کی آگ بجھی انہوں نے اِس رواج کے مطابق اپنے خیمے اٹھائے اور پیچھے کو چل پڑے تا کہ ایک دن پیچھے انتظار کر کے پھر لشکر میں آ شامل ہوں لیکن چونکہ دن کے جھگڑوں کی وجہ سے سردارانِ لشکر کے دل میں شبہات پیدا ہو رہے تھے۔ جو قبائل پیچھے ہٹے ان کے اِرد گرد کے قبائل نے سمجھا کہ شاید یہود نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر شبخون مار دیا ہے اور ہمارے آس پاس کے قبائل بھاگے جا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی جلدی جلدی اپنے ڈیرے سمیٹنے شروع کر دیئے اور میدان سے بھاگنا شروع کیا۔ ابوسفیان اپنے خیمہ میں آرام سے لیٹا تھا اس کو اِس واقعہ کی خبر پہنچی۔ وہ گھبرا کے اپنے بندھے ہوئے اونٹ پر جا چڑھا اور اس کو ایڑیاں مارنی شروع کر دی۔ آخر اس کے دوستوں نے اس کو توجہ دلائی کہ وہ یہ کیا حماقت کر رہا ہے۔ اِس پر اس نے اونٹ کی رسی کھولی اور وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت میدان سے بھاگ گیا۔

صبح سفیدی نمودار ہونے سے پہلے سارا میدان خالی ہو گیا اور ایک فوری اور محیر العقول تغیّر کے طور پر مسلمان مفتوح ہوتے ہوتے فاتح بن گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو کفار کی پسپائی کی اطلاع ملی تو آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے جس نے اپنے دَم سے احزاب کو پسپا کر دیا۔ اس کے بعد کفار کے فرار کی خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگئی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا : دنیا کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں، تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ امریکہ اور بڑی طاقتیں انصاف سے کام لینا نہیں چاہتیں۔ جنگ وسیع ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں اور معصوموں کو اس کے خوفناک اور بد اثرات سے بچائے۔ اس کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا ہوگا اور دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی ہوگی۔ اس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ پاکستان میں احمدیوں کے حالات بھی کافی زیادہ خراب ہو رہے ہیں، اُن کے لیے بھی دعا کریں۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ اُن لوگوں پر بھی بڑی سختیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم اور فضل فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Jmar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad